

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_232093

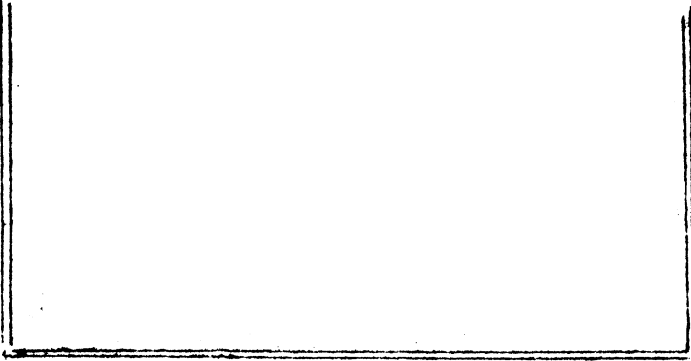
UNIVERSAL
LIBRARY

مكتبة الله لا قوة الا بالله

بسم الله الرحمن الرحيم

مصدقين

مطبعة دار الكتب
بدمشق سنة ١٣٠٠



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کیسے فعل اور حرف جسے عیان
کہ ہوا لہ صحاب کا بھی مشمول
کئی قاعدے فارسی کے بیان
لگے ہاتھ یہ فرس کا ماہر
کو سے نیک شائق کے حق میں عا

زورن پہلے اسم خدا اور دجان
پھون پھر میں اس سے دور رسوا
کرون بعد اس کے ہندی زبان
کہ ہندی زبانوں کو ہوا فائدہ
جو اسکو پڑھے اوس سے ہی التجا

بعد حمد اور صلوات کے یہ نالائق نذیر الدین حسن شائق قرشی ہاشمی بن شاہ غلام محی الدین اویسی التماس
لکھتا ہے کہ یہ رسالہ کہ نام اسکا معینہ فروع ہے اور تاریخ اسکے تصنیف کی اس نام سے حال ہوتی ہے کہ
واسے فارسی سیکھنے والوں کے شہر بریلی میں بیچ رفاقت اور بلازست امیر عالی مقام سردار
والا احتشام عن بیچ عنی شناس کہ گستر فیض اس۔ قراب علی بناب محمد بارخان بیاد و خلف نواب
ذوالفقار الہ ولہ محمد ذوالفقار خان بہادر دلاور جنگ کے جمع کیا گیا لازم ہے کہ ہندی سیکھ
خوب یاد کریں تو جلد مشکلات فارسی کے اونپڑسان جوں آئی یہاں مقبول ہوا اور پڑھنے والوں
علم حاصل ہوئے سارا شغل ہے اور پراپک عقدے اور فرین باجا و خطبے کے و اللہ مستعان علیہ السلام

مقدمہ اصطلاحات کے بیان میں

حرکت پیش اور زبر اور زیر کو کہتے ہیں
متحرک وہ حرف کہ پیش یا زبر یا زیر لکھا ہو
نہ نہ ضم رفع پیش کو کہتے ہیں * *
فتوح فتح نصب زبر کو کہتے ہیں
کسره کسر جر زیر کو کہتے ہیں *
مضموم مرفوع، وہ حرف کہ پیش لکھا
منفوع مضموب، وہ حرف کہ زبر لکھا
کنسور محجور، وہ حرف کہ زیر لکھا ہو
سکون، جب ہم کو کہتے ہیں *
ساکن اور زودہ وہ حرف کہ ہم لکھا ہو
الف مجردہ، وہ الف کہ دوسرے الف کے
ساتھ ملے بڑھا جاوے جیسے الف آمین
مقصودہ، وہ الف کہ دوسرے الف کے ساتھ
تشدید لاکے پڑھنا ایک قسم سے وہ حرفوں کو
جیسے حقایق و وقاف پڑھے جاتے ہیں
مشدودہ وہ حرف کہ جیسے تشدید ہو
جیسے فرخ کی سے اور حقا کا قاف
ما قبل ایک حرف سے دوسرے حرف کہ ہم
طرف ہو جیسے، ہم میں سے ما قبل سے کے
ما بعد ایک حرف سے دوسرے حرف کہ ہم

حرف ہو جیسے آب میں بے ما بعد الف کے کہ
موقوف، وہ حرف کہ زودہ اور وسطا قبل
متحرک نہو جیسے ال زودہ کی او میں سے ہوتا
معجز اور منقوطہ وہ حرف کہ نقطہ لکھا ہو جیسے
ب ش ت ن خ ذ ز ش ض ظ ف ن ق ان
محلہ و خیر منقوطہ وہ حرف کہ نقطہ لکھا ہو
جیسے ان درس میں ط ک ل م و ہ
فوقانی، وہ حرف کہ او پر نقطہ لکھا ہو
تحتانی، وہ حرف کہ نیچے نقطہ لکھا ہو
تازمی، وہ حرف جو زبان عربی میں آتے ہیں
عجمی، وہ حرف کہ زبان عربی میں نہیں آتے
اور زبان فارسی سے خصوصیت رکھتے ہیں جیسے
پین ژل اور ان حرفوں کو فارسی بھی کہتے ہیں
موجودہ، وہ حرف کہ ایک نقطہ لکھا ہو جیسے ب
تھناؤ، وہ حرف کہ دو نقطے لکھا ہو جیسے ت
مشکثہ، وہ حرف کہ تین نقطے لکھا ہو جیسے ث
واو معروف، وہ واو کہ ما قبل اسکے ہوتا
اور خوب ظاہر بڑھا جائے جیسے واو لوار کا
واو محمول، وہ واو کہ ما قبل اسکے نہ ہو
اور خوب ظاہر بڑھا جائے جیسے واو کوز کا

۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

یابی محروف ہے کہ جس کے اقبل کسرہ ہو اور
 خوب ظاہر پڑھی جاوے جیسے یے نبی کی
 جمہول ہے ہر کہ جس کے اقبل کسرہ ہو اور خوب
 ظاہر پڑھی ہلکے جیسے یے اور سے کی
 حذف + دور کرنا کسی لفظ کا +
 محذوف + وہ لفظ کہ دور کیا گیا +
 ملفوظ + وہ حرف کہ پڑھنے میں آئے
 غیر ملفوظ + وہ حرف کہ پڑھنے میں نہ آئے
 واو معدولہ + وہ واو کہ لکھنے میں آئے اور
 پڑھنے میں نہ آئے جیسے خود اور خویش میں
 ہای مخفی + وہ ہے ہر کہ واسطے اظہار حرکت کے
 آخر کلمے کے لکھتے ہیں جیسے آخر پروانہ کی
 متشابہ وہ حرف کہ آپس میں ایک سے دوسرے
 مخفف + وہ لفظ کہ جہین سے کوئی حرف
 کم کیا جاوے جیسے ہر مخفف ہر بود کا +
 صلیغہ + لفظ کہ کہتے ہیں +
 مشتق + وہ کلمہ کہ اور کلمے سے بنایا گیا ہو
 جیسے آدم مشتق ہو آدم ن سے
 مخاطب + شخص کو کہ جس سے بات کہاجائے

مراوٹ وہ دو لفظ کہ معنی ایک ہی ہوں دونوں کے
 لکڑہ + وہ لفظ کہ غیر معین ہو جیسے مروا وزن
 ہر مرد کو مروا اور ہر زن کو زن کہہ سکتے ہیں
 معرفہ + وہ لفظ ہر کہ کہنا اور سکا ایک ذات پر
 درست ہو دوسری ذات پر نہ ہو
 جیسے زیر جب کا نام ہر او سکی ذات پر
 یہ لفظ بولنا درست ہی غیر کی ذات پر نہیں
 مقدر + وہ لفظ ہر کہ عبارت میں نہ ہو
 اور معنی اوسکے لیے جاوین جیسے بترا سیکھم
 مقدر عریح بنام جہاندار جان افزا میں کہ او پر
 اشباع + دراز کرنا حرکت کا ہر
 اس طرح کہ ضمے کی درازی سے واو اور
 فتح کی درازی سے الف اور کسرے کی
 درازی سے یای تخفافی پیدا ہو جیسے
 اقاوا و قناوا چا را چا آتش آتیش
 ترخیم + دور کرنا حرف کا ہر
 کلمے کے آخر سے جیسے ان مخم ہر
 مانند کا اور گوز مخم ہر گوزن کا
 مخم کے معنی ترخیم کیا گیا

باب اول الفاظ مفردہ کے بیان میں

فصل تعریف کلمہ کہ ایک لفظ ہی اسمی کہ زبان سے آدمی کے نکلے تین قسم ہوا علم اور

فعل اور حرف ہ اسم وہ ہر کہ اس کے معنی میں نہانہ نپا یا جاسے اور اسپر معنی در اور برابر اور برائے کے آسکین و کے معنی بچ بر کے معنی اور پر برامی کے معنی واسطے جیسے باغ اور تخت اور گل اور زیدہ و در باغ تخت برای گل فعل وہ ہر کہ جسکے معنی میں مانہ پایا جا اور زائین میں گذر ہوا اور موجود اور آئندہ گذرے ہوئے زمانے کو ماضی کہتے ہیں اور موجود کو حال اور آئندہ کو مستقبل فعل ماضی پر وروپالا اسنے زمانہ گذشتہ میں فعل حال می پر وروپالتا ہر وہ زمانہ حال میں فعل مستقبل خواہد پر وروپالیا وہ زمانہ آئندہ میں احرف وہ ہر کہ بغیر اس کے کے طے اور اس سے معنی حاصل نہون جیسے از اور تا و رقم از بخانا آنجا گیا میں یہاں سے وہاں تک از کا ترجمہ سے اور ناکا ترجمہ تک یا در کہو کہ اسم دو قسم ہر ایک تو جہاد کہ جس سے اور کوئی کلمہ نکلے جیسے گل اور غنچہ و دوسرے مصدر کیا اس سے اور کلمے جھکتے ہیں فارسی میں مصدر کے آخر فون ہوتا ہر بعد کے یا دال کے جیسے کشتن اور پریدن اور ہندی میں آخر مصدر کے آنا ہر جیسے پڑن کا ترجمہ لانا اور کشتن کا ترجمہ لانا اور جتنے فعل میں کیا ماضی کیا مضارع کیا حال کیا مستقبل کیا امر کیا ہی سب مصدر سے نکلتے ہیں اور مضارع فعل ہر کہ حال کے اور مستقبل کے معنی کو شامل ہو جیسے گذرے وہ زمانہ حال میں اور زمانہ مستقبل میں جب مصدر سب فعلوں کا اصل ثمرہ تو واسطے پہلے مصدروں کا لفظ حاضر ہو اور ہر ایک مصدر کے ساتھ مضارع اور ماضی لکھا جاتا ہے

فصل مصادر کثیر الاستعمال کے بیان میں

آزاید	آزانا	آزودوں	آزودن	آزودن	آزودن	آزودن
آساید	آسامانا	آسودوں	آسودن	آسودن	آسودن	آسودن
آشاید	آشامانا	آشودوں	آشودن	آشودن	آشودن	آشودن
آخاید	آخامانا	آخودوں	آخودن	آخودن	آخودن	آخودن
آزایدن	آزادنا	آزودین	آزودن	آزودن	آزودن	آزودن
آسایدن	آسامانا	آسودین	آسودن	آسودن	آسودن	آسودن
آشایدن	آشامانا	آشودین	آشودن	آشودن	آشودن	آشودن
آخایدن	آخامانا	آخودین	آخودن	آخودن	آخودن	آخودن
آزایدن	آزادنا	آزودین	آزودن	آزودن	آزودن	آزودن
آسایدن	آسامانا	آسودین	آسودن	آسودن	آسودن	آسودن
آشایدن	آشامانا	آشودین	آشودن	آشودن	آشودن	آشودن
آخایدن	آخامانا	آخودین	آخودن	آخودن	آخودن	آخودن

افروز	افروزیدن	روشن کرنا	افروزه	افراشتن	افرازدن	جاننا	انگارد
آفریند	آفرین	پیدا کرنا	آفریند	آفرینتن	آفرینیدن	او شتابان کرنا	انگیزد
افزاید	افزایدن	زیاده کرنا	افزاید	افزایدن	افزایدن	لانا	آورد
افسرد	افسردن	بجھانا	افسرد	افسردن	افسردن	حمله کرنا	آورد
افشاند	افشاندن	جھاڑنا	افشاند	افشاندن	افشاندن	لکھانا	آویزد
افشرد	افشردن	نچوڑنا	افشرد	افشردن	افشردن	کھینچنا	آویزد
افگند	افگندن	پھینکانا	افگند	افگندن	افگندن	کھربھونا	ایستد
آگند	آگندن	بھرنا	آگند	آگندن	آگندن		
آلودن	آلودن	آلوده کرنا	آلودن	آلودن	آلودن		
آماسیدن	آماسیدن	سوچنا	آماسیدن	آماسیدن	آماسیدن		
آمدن	آمدن	آنا	آمدن	آمدن	آمدن		
آمزردن	آمزردن	بخشنا	آمزردن	آمزردن	آمزردن		
آمودن	آمودن	آمادن	آمودن	آمودن	آمودن		
آموزتن	آموزیدن	سیکھنا	آموزد	آموزدن	آموزیدن		
آمیختن	آمیختن	ملا مانا	آمیختن	آمیختن	آمیختن		
انباردن	انباردن	پاشنا	انبارد	انباردن	انباردن		
انجامیدن	انجامیدن	آخیر کرنا	انجامد	انجامدن	انجامیدن		
انداختن	انداختن	ڈالنا	انداختد	انداختدن	انداختن		
اندوختن	اندوختن	جمع کرنا	اندوختد	اندوختدن	اندوختن		
اندودن	اندودن	لیسنا	اندودد	اندوددن	اندودن		
اندوختیدن	اندوختیدن	سوچنا	اندوختد	اندوختدن	اندوختن		
ب							
باریدن	باریدن	برسنا	بارد	باریدن	باریدن		
بازیدن	بازیدن	کھیلانا	بازد	بازیدن	بازیدن		
بافتن	بافتن	بنا	بافتد	بافتدن	بافتن		
بالیدن	بالیدن	بڑھنا	بالد	بالیدن	بالیدن		
برآمدن	برآمدن	نکلنا	برآمد	برآمدن	برآمدن		
برآوردن	برآوردن	نکانا	برآورد	برآوردن	برآوردن		
برگردن	برگردن	روشن کرنا	برگردد	برگرددن	برگرددن		
برخاستن	برخاستن	اوٹھنا	برخاستد	برخاستدن	برخاستن		
برداشتن	برداشتن	اوٹھانا	برداشتد	برداشتدن	برداشتن		
بردن	بردن	پھجانا	بردد	برددن	برددن		
برشتن	برشتن	بھوننا	برشدد	برشددن	برشددن		
بریدن	بریدن	کاشنا	بریدد	بریددن	بریددن		
بخشایدن بخشودن							

پسندیدن	پسند کرنا	پسندد	بخشیدن	بخشنا یا بخش دینا	بخشد
پسنداشتن	جانا بوجھنا	پسندارد	بستن	باندھنا	بندد
پسندیدن	نصیحت کرنا	پسندد	بودن	هونا	بود
پوشیدن	ڈھانپنا	پوشد	پوسیدن	چومنا	پوسد
پوشیدین	بھیرنا بیٹھنا	پوشید	پوسیدن	سنگھنا	پوسید
پیراستن	سنوارنا	پیرا بر	پختن	بھاننا	پیزد
پیوون	ٹاپنا	پیساید	پ		
پوسیدن	دورنا	پوسید	پاییدن	دورنا بھاننا کوڑھے کرنا	پاچد
پوستن ہونے دینا	مانا مانا بولنا	پووند	پاشیدن	بھولنا	پاشد
پختن	بھوس چھین	پیزد	پالوون پالاییدن	صاف کرنا	پیرا لاید
ت			پالیدن	ڈھونڈھنا	پالند
تاجیان تاجن	بھیر بھال بھولنا	تاجد	پاییدن	دیرنگ بھنا	پاید
تاختن تازیدن	دورنا دورنا تازد	تازد	پختن	پکانا	پیزد
تپین	ٹاپنا	تپد	پرودن	خال دینا مانگنا	پرودد
تراشیدن	بھلنا	تراشد	پذیرفتن	قبول کرنا	پذیرد
تراسیدن	تراسنا	تراود	پرداختن برداریدن	مشغول ہونے پر دازد	پرداختد
ترسیدن	ڈرنا	ترسد	پرستیدن	پوجنا	پرستد
ترقیدن	بھٹنا	ترقد	پرسیدن	پرہیٹنا	پرسد
ترنجیدن	سماں بھرا آذرہ سونا	ترنجد	پریدن	اومنا	پرد
ترجین	بھیننا	ترجد	پڑوہیدن	آھو ڈھنا	پڑوہد
تسیدن	تھنا	تھد	پرودن	پالنا	پرودد

پسندیدن

پسندیدن

پسندیدن

دانشتن	جاننا	دانه	رفتن	جانا چلنا	رود
درآیدن	آواز کرنا	درآید	رفتن و رسیدن	جهاز دینا	روید
درخشیدن	چمکنا	درخشد	رسیدن	بهاگانا	رود
درودن دریدن	کھیت کاشنا	درود	رنجیدن	آزده پونا	رنجد
درخشیدن	کاپنا	درخشد	رنجیدن	زده کرنا	رنجد
دریدن	بھازنا	رد	رنجیدن	گرا نا پانا	رنجد
دزدیدن	چورانا	دزد	ریدن	گپنا	رید
دلیدن	دلنا	دل	رستیدن	گپنا	رید
د رسیدن	پھونکنا	د	ز		
دوختن دوزیدن	سینا	دوز	زادین	جننا	زاید
دوشیدن	دوہنا	دوشد	زایدین	رونا	زارد
دویدن	دوڑنا	دود	زبون	مارنا	زند
دیدن	دیکھنا	دیشد	زودون	کھوچنا	زودا
			زوبیدن	پسنا	زوب
			زوبیدن	زیب دینا	زیب
			زیستن	جینا	زید
			ژ		
			ژاژیدن	بھودہ بکنا	ژاژ
			ژولیدن	بکھنا	ژوار
			س		
			ساختن	مواخت کرنا	سازد

له و رسیدن این معجم علی بر وزن بر بیان ۱۲

ساید	سایدن	سودن	گهنا
سپرد	سپردن	سپیلین	سپینا
سپرد	سپردن	سپین	پامال کرنا راه چلنا
سپرد	سپردن	سپین	سوزا چیلنا
ستاید	ستایدن	ستایدن	تقریف کرنا
ستد	ستیدن	ستیدن	لینا
ستیزد	ستیزدن	ستیزدن	ژونا
سنجد	سنجدین	سنجدین	چراغ کی بتی بڑھانا
سراید	سراییدن	سراییدن	گاتا
سریشد	سریشدن	سریشدن	گوندھنا
سرفد	سرفیدن	سرفیدن	کھانسا
سزد	سزیدن	سزیدن	لائق ہونا
سفتد	سفتدن	سفتدن	پرونا
سگالد	سگالیدن	سگالیدن	اندیشہ کرنا
سنبد	سنبدین	سنبدین	سوراخ کرنا
سند	سنجدین	سنجدین	توننا
سوزد	سوزخن	سوزخن	جلنا جلانا
ش			
شاشد	شاشیدن	شاشیدن	موتنا
شاید	شایستن	شایستن	لائق ہونا
شاید	شایستن	شایستن	دوڑنا
ط			
طلبیدن			
غ			
غریود	غریودین	غریودین	شور کرنا
غلطد	غلطیدن	غلطیدن	ژولھنا
غخود	غخودن	غخودن	اوجھنا

کشاید	کشادون کشودن	کھونا	غیشیدن غیشیدن	گشیدن چلنا	غشو
کشید	کشتن	مار ڈالنا	ف		
کشد	کشیدن	کمیچنا	فازیدن	جمالی لینا	فازو
کشد	کشیدن گفتن	پشنا	فروشدون	فروسابیدن	گھناراپا ہونا
کوشد	کوشیدن	کوشش کرنا	فرستادون	بھیجنا	فرستد
کشد	کشدن	کھودنا	فراختن	فراشتن	بند کرنا
کشد	کشدن	کھودنا	فرمودن	فرمانا	فرماید
کشد	کوفتن کوبیدن	کوتنا	فروختن	بیچاره روشن کرنا	فروزو
ک فارسی			فروغیدن	فروفتن	بیچنا
گداختن	گدازیدن	گھنا چھلنا گھنا چھلنا گھنا گھنا	فرو آمدن	ادترنا	فرو آید
گذاشتن	گذاشتن	چھوڑنا	فرماندن	عاجز ہونا	فرماند
گذرانیدن	گذرانیدن	گھزانا گھزانا کرنا	فشدون	بھگھنا بھگھانا	فشدو
گذشتن	گذشتن	گذرنا	فشاردون	چھوڑنا	فشارد
گراییدن	گراییدن	میل کرنا	فشردون	چھوڑنا	فشرد
گرفتن	گرفتن	لینا قبول کرنا	فلخیدن	فلخوڑون	کپاس آڑھنا
گرویدن	گرویدن	مسلمان ہوا متفق ہونا	فھسیدن	بھھنا	فھصد
گریختن	گریختن	بھگانا	ک تازی		
گریستن	گریستن	رونا	کاشتن	کاشیدن	کاشنا
گردیدن	گردیدن	پھوہونا	کاشتن	کاریدن	کارنا
گزاردن	گزاردن	اد کرنا	کافتن	کاویدن	کھودنا
گریزند	گریزند	کاشنا کھلنا	کردن	کرنا	کیند

گزییدن	قبول کرنا	گزییدن	نوشتن نوشتن	گھنا پینٹا	نویسید
گسارون	گھانا	گسارو	نشستن	بیٹھنا	نشیند
گسترون گسترین پھنا		گسترو	گھاشتن گھاریدن	گھنا لکش کرنا	بگھارو
گستن گسلیدن	توڑنا	گسلد	انگر بیستن	دو کھنا	انگرو
گفتن	کھنا	گوویر	انگو بیسین	بڑا کھنا	انگوویر
گھاردن گھاشتن	تعیین کرنا	گھارو	منوون	دکھلا انگرنا	نماویر
گنجیدین	سنانا	گنجید	نواختن نوازیدن	نوازا	نوازو
			نوردیدن نوشتن	پینٹا	نوردو
لر زیدن	کاچینا	لر زو	نوشیدن	پینا	نوشد
لغزیدن	پھلانا	لغزو	نهادن	رکھنا	نھند
لوکیدن	گھنپھان چلنا	لوکد	نہفتن	چھپانا	نہفتد
لیسیدن	چاٹھنا	لیسد	نیازیدن	عاجزی کرنا	نیازو
			نیوشیدن	سننا	نیوشد
مالیدن	مٹھنا	مالد			
ماندن	رہنا ماشا پھونا	ماند	ور زیدن	قبول کرنا	ورزو
مرون	مڑنا	میرو	وزیدن	هو اکا چلنا	وزو
مکپیدن	چھسنا	مکد			
میختن میزیدن	موتنا	میزو			
نازیدن	ناز کرنا ناز کرنا	نازو			
نالیدن	رونا	نالد	پارستن	طاقت رکھنا	پارو
ناویدن	خم پھونا	ناود	یافتن	پانا	یابد

خاندانہ کبھی لفظ عربی سے بھی مصدر فارسی کا بنا لیتے ہیں جیسے طلبیدن اور نصیدن اور نصید
 طلبیدن کے معنی مانگنا بلانا نصیدن کے معنی سمجھنا طلب اور فہم اور رقص تینوں لفظ عربی
 کے ہیں اسی طرح کبھی لفظ ہندی سے بھی مصدر فارسی کا بنا لیتے ہیں جیسے چلیدن کہ چلنے سے بنا

فصل مصا و قلیل الاستعمال کے بیان میں

افزودیدن تقاضا کردن و برآختن
 و دور کردن گرد کہ بر جامہ نشیند
 افتالیدن قتالیدن افتاریدن افتاریدن
 آفیدن تعجب کردن
 افساییدن افسون خواندن
 افرزیدن آراستن و زیبادادن
 اوزودن بمعنی افزودن
 آگستن محکم بستن
 آگستن آگستن آگستن آگستن
 گندن زیادتی پر کردن
 الفاضن الفتن الفخیدن الفخذن
 اندوختن یعنی جمع کردن
 انبوییدن بو کردن
 انبودن آفریدن و آفرینش و خلقت
 انبستن غلیظ و سطر بردن
 انجوخیدن انجوخیدن انجنیدن انجنیدن
 شکنج و چین افنادن

آجیدن آجیدن آژدن آژدن آژدن آژدن
 آچاریدن آبختن آچارد آمیند
 آستن توانستن آرد تواند
 ارغیدن ارعدن یعنی خشم کردن
 آرمندن آرمیدن منخف آرمیدن
 اخروشیدن بمعنی خر و کشیدن
 اژیدین دانا و ہوشیار شدن
 اسپردن ناچیز و پایال کردن و انجام رسانیدن
 استیمیدن و ستیمیدن جنگ کردن
 آشوردن و آشدیدن بہم زدن و دشمنی داشتن
 آشیتختن پاشیدن
 اشکوخیدن و شکوخیدن لغزیدن و از بار باریدن
 آغاریدن آغالیدن برغلانیدن یعنی لغزانا
 آخندن بمعنی آگندن
 آخوشیدن و آگوشیدن و ہر برگرفتن
 آفندن آفندیدن جنگ و جدوت کردن

پزی سپردن	لکه کوب و پایمال کردن	بیزه ریزه کردن	انجیدن
پلو دین	پالاییدن	پناه گرفتن	انزخیدن
پزیشیدن	پزاشیدن	سخت بشک کردن	انزیدن
پزگشیدن	پزیشان کردن	نال و نزاری کردن	اوباریدن
پزمنیدن	عاق شدن و دور شدن	بجاییده فرو بردن	اوباردن اوباریدن
پزناپیدن	آب دادن	فریب دادن	اورنیدن
پزیوون	میل کردن	افگندن	اوزنیدن اوزندن
ت		بوزن و معنی افزودن	اژدولیدن
تو بنجیدن	تکلیج افتادن	آهن کشیدن	آهن کشیدن
تقشیدن	ترسیدن	مخفف آید سخن	مخفف آید سخن
تنبیدن	لرزیدن	ب	
تندستن	تند و مکرپی	بندیدن	بندیدن
تندون	تندیدن	بکشیدن	بکشیدن
توختن	کشیدن و گزاردن و ام و چران	بند و بشم واکردن	بند و بشم واکردن
تواریدن	ریدن	دست مالیدن	دست مالیدن
ج		ساختن و آما دن	بسنیدن
جلیستن	برجیدن	بشماریدن	بشماریدن
چ		بناخن و سرکار درخنده کردن	بشکلیدن
چاپیدن	سرد شدن	بجاییده فرو بردن	چوباریدن
چپیدن	جنبیدن	افگندن	بکشدن
چربیدن	افزون شدن و غالب آمدن	ب فارسی	

کنبوریدن	مکر کردن	فکر بردن	رست شدن برین در جاده مستقیم
کولیدن	کندن	خرامیدن	تقاضا کردن و دور کردن
کیبیدن	یکسختن	منسانیدن	افسوسگرمی کردن بالیدن ملامت کردن
ک فارسی		فسوسیدن	در بیخ فاستهزاک کردن
گالیدن	دو شدن و کناره گرفتن	فغیدن	کشیدن اعضا پیش از پاره شدن مانده
گرایستن	بمعنی گراییدن	فتودن	فریفته شدن و توقف کردن ایستادن
گریفتن	بمعنی گرفتن	در گفتار و رفتار و مغرور شدن	
گزییدن	چاره کردن	فیوریدن	سخنیه واستهزاک کردن
گکالیدن	افتشاندن	ق	
گواردن	زود بهضم شدن	قهار کردن	جلد و تند رفتن
گوالیدن	بالیدن افزون شدن	ک	
ل		کالیدن	در هم و پریشان شدن
لخشدیدن	لغزیدن	کراچیدن	بانگ کردن مالکیان وقت بغضتاد
لوعنیدن	آشامیدن و دوشیدن	کراژیدن	پاره پاره کردن
لوحیدن	خمیدن	کرخیدن	خفتن عضو و مجیشین
لیزیدن	آیینختن	کپسیدن	سخن در دهن کردن
لاییدن	آواز کردن	کراهیدن	پریشان شدن
لانیدن	جنابانیدن	کزیویدن	پیراستن
لیسیدن	خامیدن	کشفتن	کشودن و شکافتن و برانگیز
م		مبخره و معدوم شدن	
مالسختن	مانند شدن بچیزی	کشدیدن	کشدیدن

مخیدن	چسپیدن	واخیدن	پنہ و پشم زدن
مشتن	سرشتن و خمیر کردن	وا کردن	کشادن
مولیدن	درنگ کردن	وشتن	وژولیدن تقاضا کردن بجز ختن کسی یا رسی کار
موسیدن	نوحه کردن	وشتن	جمیدن و رقص کردن
ن		وندیدن	چاره جستن
نشاستن	نشاندن	وسیدن	گستر دن
نشدن	گرفتن عضو یا سخن بزرگیکه در گویند	ه	
نقلیدن	هم بدین معنی ہندی چٹکی لینا	ہاڑویدن	حیران شدن و فرماندن
نمیدن	میل کردن	ہنجیدن	کشیدن
نوازیدن	ناخاییدہ بکلیت فرود بردن	ہوختن ہوجیدن	کشیدن
نواپیدن	بانگ کردن	ہوشاوردن	تشہ شدن حیوانات
نواریدن	ناشامی صبح کردن	می	
نمیدن	اندیشہ کردن	یازیدن	جنش کردن و نر و بعضی
و		آہنگ کردن و کشیدن	
واجیدن	گفتن	یوزیدن	جو سیدن و فخص کردن

فائدہ کہی مصدر مرکب ہوتا ہے دو فعلوں سے جیسے گوش کردن نقش کردن سے کہ ہاڑشتن اسید و مشت اور ہنڈانگہ اور یاد رکھو کہ ماضی اور مضارع اور امر و نئی بھی ان مرکب مصدروں کے مرکب ہوتے ہیں جیسے گوش کرد گوش کند گوش کنن گوش کنن آسی قیاس پر سمجھ لو اور وہ بھی

فصل فعلوں کے بنانے اور اونکی گردان کے بیان میں

فعل کے معنی کیا ہیں کرنا کسی کام کا اور جو کام ہو اسکا کرنے والا بھی ضرور ہوتا ہے اور اس کام کے کرنے والے کو فاعل اور اس فعل کا کتے میں اس پر فعل کا فاعل ضرور ہوتا ہے جیسے رفت زید یعنی گیا زید

رفت فعل ن پدا و سکا فاعل اگر فعل اور فاعل ملے بات پوری ہو اور فعل فاعل سے نکل کے اور کسی پر
 نہ پونچے اور فعل کو لازم کہتے ہیں جیسے نشست زید یعنی بیٹھا زید نشست فعل پدا و سکا فاعل ن
 کا زید پر تمام ہوا اگر فعل اور فاعل ملے بات پوری نہ ہو اور فعل فاعل سے تجاوز کر کے اور کسی پر واقع ہو
 اور فعل کو متعدی کہتے ہیں جیسے زید بکرا یعنی ماہرا زید نے بکرا کو زید فعل متعدی زید اور سکا فاعل
 اور بکرا مفعول ہو کہ فعل مارنے کا زید کے ہاتھ سے نکل کے بکرا پر واقع ہوا اور جس فعل کا فاعل معلوم ہو
 اور جس فعل کو معروف کہتے ہیں اور معلوم بھی کہتے ہیں جیسے نشست زید عمر و زید یعنی مار ڈالا زید نے
 عمر و کو نشست کو فعل معروف کہتے ہیں کی زید فاعل اور سکا مذکور ہو معلوم ہوا کہ مار ڈالنے والا زید کر
 اور جس فعل کا فاعل معلوم نہ ہو اور جس فعل کو مجہول کہتے ہیں جیسے کشتہ شد زید یعنی مار ڈالا گیا زید
 مار ڈالنے والا زید کا معلوم نہیں کہ کس نے مار ڈالا اس واسطے کشتہ شد کو فعل مجہول کہتے ہیں
 اور زید کو مفعول نام اس فاعل اور جس فعل کا کہتے ہیں یعنی ایسا مفعول کہ جس کے فاعل کا نام و نشان
 نہیں اور یاد ہے کہ فعل لازم مجہول نہیں ہوتا اگر فعل معروف کے اوپر یا فعل مجہول کے اوپر
 نون مفتوح کہ اس کے معنی نہیں ہیں لا وین تو اور جس فعل کو منفی یا نفی کہتے ہیں جیسے نشست زید
 عمر و را نکشتہ شد زید یعنی نہ مار ڈالا زید نے عمر و کو اور نہ مار ڈالا گیا زید اور جس فعل پر نون کہ
 جس کے معنی نہیں ہیں نہ ہو اور جس فعل کو مثبت یا اثبات کہتے ہیں پس اس تقریر سے ثابت ہوا کہ
 ہر ایک فعل جا طرح پر ہی اثبات معروف جیسے پرورد پالا اس سے نفی معروف نہ پرورد نہ پالا
 اثبات مجہول پروردہ شد پالا گیا وہ نفی مجہول نہ پروردہ شد نہ پالا گیا وہ بی طرح سے مصدر بھی
 جا طرح پر ہی جیسے پروردن پروردن پروردہ شدن پروردہ شدن جیسا مصدر ہو گا ویسا ہی فعل
 اور جس بنے گا اور فعل چہین افاضی ۳ ماضی ۴ حال ۵ مستقبل ۶ امر ۷ نہی ۸ ماضی گئی ۹ ماضی گئی
 ۱۰ ماضی ۱۱ ماضی بعید ۱۲ ماضی استمراری ۱۳ ماضی شکیہ ۱۴ ماضی جنسی ۱۵ ماضی متعطف ۱۶ ماضی
 ہر ایک کا بیان کیا جاتا ہے ماضی مطلق بنایا جاتا ہے مصدر جب کہ نون مصدر کے آخر سے اور حرکت
 فاعل کے ماقبل کی مدور کی نفی مطلق کا صیغہ بنایا جیسے پروردن سے پرورد اور پروردن سے پرورد

مصدر
 فعل
 فاعل
 مفعول
 معروف
 مجہول
 مثبت
 منفی
 ماضی
 حال
 مستقبل
 امر
 نہی
 ماضی گئی
 ماضی شکیہ
 ماضی جنسی
 ماضی متعطف
 ماضی مطلق

اور پروردہ شدن سے پروردہ شد اور پروردہ شدن سے پروردہ شد بنا اور ماضی مطلق کا ترجمہ ہندی میں مصدر کے ہندی ترجمے سے حاصل ہوتا ہے جب کہ لفظ نامصدر کے آخر سے دور کر دین بعد اسکے دیکھیں کہ آخر کو الف ہی یا واو ساکن ہر ان دونوں صورتوں میں لفظ یا آخر کو زیادہ کریں جیسے خوردن کا ترجمہ کھانا خورد کا ترجمہ کھایا اور شستن کا ترجمہ دھونا شست کا ترجمہ دھو یا اگر الف یا واو ساکن آخر اسکے نہیں بلکہ کوئی اور حرف ہو تو چاہیے فقط الف آخر کو زیادہ کریں جیسے پروردن کا ترجمہ پالنا اور پرورد کا ترجمہ پالا ہندی میں الف آخر علامت ماضی کی ہے مخفی ہے فارسی میں ماضی کے اوپر بائی موصدہ بھی زیادہ کرتے ہیں یعنی میں اس کے کوچھ دخل نہیں اگر ماضی کا پہلا حرف مضوم ہو تو اس کے کو مضوم پڑھا جا ہے جیسے گفت گفت اگر اول کا حرف ماضی کا مضوم نہیں مفتوح یا مکسور ہو تو بے کو مکسور پڑھا جا ہے جیسے رفت رفت رفت رفت اور اسی طرح سے ماضی مجہول مصدر مجہول سے بناو جیسے پروردہ شدن سے پروردہ شد اور پروردہ شدن سے پروردہ شد اور پروردہ شدن کا ترجمہ پالا جانا اور پروردہ شد کا ترجمہ پالا گیا اور پروردہ شدن کا ترجمہ پالا جانا اور پروردہ شد کا ترجمہ پالا گیا اور ہندی میں گیا آخر کلمے کے علامت ماضی مجہول کی ہے ماضی قریب دو طرح بناتے ہیں ایک تو یہ کہ ماضی مطلق کے آخر فتح دیکے سین مہل ساکن اور تالی مثلاً فوقانی موقوف زیادہ کریں جیسے پرورد سے پروردہ پروردہ سے کہ آخر ماضی مطلق کے فتح دیکے ہا ہی مخفی زیادہ کریں جیسے پرورد سے پروردہ اور ماضی قریب کے ترجمے کے واسطے ماضی مطلق کے ترجمے کے آخر ہی زیادہ کریں جیسے پرورد سے پروردہ پالا ہی اور سے پرورد سے پروردہ پالا ہی اور سے پروردہ شد سے پروردہ شد پالا گیا ہی وہ پروردہ شد سے اور پروردہ شد پالا گیا ہی وہ اور ماضی بعید اگر بنایا جاوے تو آخر ماضی مطلق کے فتح دیکے ہا ہی مخفی اور لفظ بڑ زیادہ کرو اور اس کے ترجمے کے واسطے ماضی مطلق کے ترجمے کے آخر لفظ تھا لگا دو جیسے پروردہ ہو دیا لگا تھا اور سے پروردہ ہو دیا لگا تھا اور سے پروردہ شد ہو دیا لگا تھا اور سے پروردہ شد ہو دیا لگا تھا اور ماضی اتماری اگر بنایا جاوے تو ماضی مطلق کے اول لفظ ہی لفظ ہی لگا دو اور اسکے ترجمے کے واسطے ماضی مطلق کے ترجمے سے آخر لفظ

یہ تمامہ فقط
میں لکھا ہے
اور اس کے
میں لکھا ہے
میں لکھا ہے
میں لکھا ہے
میں لکھا ہے

یا لفظ یاد اور کر کے لفظ ناتما تھا گا دو جیسے می پروردہ می پروردہ پالتا تھا وہ نمی پروردہ نہیں پالتا تھا
پروردہ می شدمی پروردہ شد پالتا جاتا تھا وہ پروردہ میشد نمی پروردہ شد نہیں پالتا جاتا تھا وہ
پوشیدہ نہ رہے کہ لفظ می اور ہی مجہول میں سرکلیہ بھی لانا درست ہے اور شد کے اور بھی جیسے مثل میں
گذرا اور استمراری کے معنی ہمیشہ کے ہیں ماضی استمراری سے فعل کے معنی کی ہمیشگی زمانہ گذشتہ میں
دریافت ہوتی ہے یعنی پالتا تھا وہ ہمیشہ زمانہ گذشتہ میں اور کبھی ماضی استمراری کے آخری میں مجہول
بھی زیادہ کرتے ہیں کہتے ہیں می پروردہ سے ماضی شکی وہ ماضی ہے کہ اس سے کیے ہوئے
کام کا شک دریافت ہوتا ہے وہ ماضی اگر بنایا جاوے تو آخر ماضی مطلق کے آخر تو دیکے ہاں مختفی اور
باشد زیادہ کر دو اور اس کے ترجمے کے واسطے ماضی مطلق کے ترجمے کے آخر ہوگا زیادہ کر دو جیسے
پروردہ باشد پالتا ہوگا اس سے پروردہ باشد پالتا ہوگا اس سے پروردہ شدہ باشد پالتا ہوگا وہ پروردہ
شدہ باشد پالتا ہوگا اور ماضی تمنی اگر بنایا جاوے تو ماضی مطلق کے آخری میں مجہول زیادہ کر دو اور
اس کے ترجمے کے واسطے ماضی مطلق کے ترجمے کے آخر سے الف یا لفظ یاد اور کر کے لفظ تمنی یا تمنی
زیادہ کر دو جیسے پروردہ پالتا وہ پروردہ پالتا وہ پروردہ شدہ پالتا جاتا وہ پروردہ شدہ
نی پالتا جاتا وہ اور جیسے شستے دھو تا وہ آدے آتا وہ اور پوشیدہ نہ رہے تنہا کے معنی ہیں
آرزو کے اگر یہ ماضی بعد اگر کے معنی کے واقع ہو تو معنی آرزو کے حاصل ہوتے ہیں جیسے زید
اگر پروردہ سے پروردہ سے زید اگر پالتا ہوگا اگر بعد اگر کے واقع ہو تو ماضی استمراری کے معنی ہائے
جاوینگے یہ بات محاورے میں ظاہر ہے ماضی معطوفہ وہ ہے کہ ماضی مطلق کے آخر تو دیکے ہاں مختفی
لگاؤ میں اور بعد اس کے ایک فعل اور ذکر کر کے یا یہ ہی مختفی واو عطف کے معنی میں ہے واو عطف کا ترجمہ
ہندی میں ہے لفظ اور جیسے پروردہ رفت ترجمہ اسکا پال کے گیا یعنی یا لا اور گیا اس ماضی کی گردان
سوا اسکے اور ماضیوں کی چار چار گردان ہیں پہلی گردان اثبات معروف کی دوسری نفی معروف کی
تیسری اثبات مجہول کی چوتھی نفی مجہول کی ہر ایک گردان میں سوا ماضی تمنی کے چھ چہرے ہوتے ہیں
پہلا صیغہ واحد غائب کا علامت واحد غائب کی لفظ میں ظاہر نہیں مگر اس صیغہ میں او پوشیدہ ہے

کہ جسکے معنی وہ یا اون سے جیسے رفت گیا وہ پرورد پالا اون سے دو سہا صیغہ جمع غائب کا
 علامت اوسکی اند جیسے پرورد ند پالا اونھوں نے تیسرا صیغہ واحد حاضر کا علامت اوسکی
 ہی بیامی معروف جیسے پروردی پالا اون نے چوتھیا صیغہ جمع حاضر کا علامت اوسکی اید
 بیامی مجہول جیسے پرورد پالا اتنے یا نچوان صیغہ واحد متکلم کا علامت اوسکی ام جیسے پرورد
 پالا اپنے متکلم کہتے ہیں بات کرنے والے کو چھٹا صیغہ متکلم مع الغیر کا متکلم مع الغیر وہ بات
 کرنے والا ہے کہ اوسکے ساتھ اور بھی کوئی شریک ہو علامت اوسکی ایم بیامی مجہول جیسے پرورد
 پالا اپنے پوشیدہ نہ ہے کہ یہ کلمے علامتوں کے جب کہ صیغے سے متصل ہوتے ہیں
 الف او نکلے اول سے دور کیا جاتا ہے جیسے مذکور ہو اور اگر صیغے کے آخر ہی مختفی ہو
 تو وہ الف حذف نہیں کرتے جیسے پروردہ پروردہ اند پروردہ پروردہ اید پروردہ ام
 پروردہ ایم مختفی نہ ہے کہ رسم خط فارسی کا یہ ہے کہ جس کلمے کے آخر نامی مختفی ہو اور امی
 علامت واحد حاضر کی اوسکے ساتھ لگاؤں لفظ اسی لکھتے نہیں ایک ہمزہ امی مختفی پر لکھنے کے
 امی پڑھتے ہیں جیسے گزرا اور ماضی تمنی کی گردان میں تین صیغے ہیں واحد غائب کا جمع
 غائب کا واحد متکلم کا فعل مستقبل بھی ماضی مطلق سے بنتا ہے جب لفظ حواہد
 ماضی مطلق کے اوپر لگاؤں فعل مستقبل بن جائیگا اور ترجمہ بھی اسکا ماضی مطلق کے
 ترجمے سے بنتا ہے جب کہ اوسکے آخر سے الف کو یا ہی مجہول سے بدل کے گایکاف
 فارسی زیادہ کرو ترجمہ مستقبل کا ہو جائیگا جیسے پرورد کا ترجمہ تھا پالا خواہد پرورد کا
 ترجمہ ہوا پالے گا پوشیدہ نہ ہے کہ مستقبل میں صیغہ ماضی مطلق کا
 مسلم رہتا ہے اور کلمے علامتوں کے خواہد کی دال دور کر کے آخر کو لگاتے ہیں
 جیسے خواہد پرورد خواہند پرورد خواہی پرورد خواہید پرورد خواہم پرورد
 خواہیم پرورد ترجمہ ان صیغوں کا گردانوں کی جہد ول سے معلوم ہوگا
 اور ہندی کے یاد کرنے کے واسطے یہ مقدمات نظم میں لکھے جاتے ہیں

نظم

جزا ہی سب فعلوں کی مصدر آشکار
 آخر او سکے تن ہی یا دن پیری جان
 آخر او سکے ہی مقدر لفظ نا
 ماضی مطلق میں دیتا ہوں بتا
 نون کے ماقبل کی حرکت مثلاً
 پھر اوسی سے تو بن افعال سب
 یا فقط ہے تاکہ ہو ماضی قریب
 شکی ہو جاتی ہی باشد سے پدید
 مے کو اوس پر ہے اوس پر تو لا
 صیغہ ماضی تمنی کو بنا
 اوسکو ثابت رکھ تو خواہد کو پھر
 بنتے ہیں اب سیکھ لے تو مجھے ڈھب
 آخر مصدر سے نا کو تو اوڑھا
 ورنہ آخر کو الف او سکے لگا
 بنتے ہیں ہندی میں بھی ای لعل لب
 تھا لگا بہر بعد ای بانصب
 ماضی استمراری اب تو یوں بنا
 لفظ تا تھا او سکے آخر کو لگا
 تھا کو استمراری میں سے تو مثلاً
 لیک مجول او سکے آخر لگا

فارسی اور ہندی اور تازی میں یا
 فارسی مصدر کا یہ جانو نشان
 مصدر ہندی کا سن سے یہ پتا
 فارسی مصدر سے پہلے تو بنا
 آخر مصدر سے نون کو تو اوٹھا
 ماضی مطلق کا پایا جب کہ ڈھب
 آخر او سکے سین تے لا ای حبیب
 بود لا آخر کو پڑھ ماضی بعید
 ماضی استمراری اب تو لے بنا
 یا ہی مجول او سکے آخر تو لگا
 خواہد اوس پر لا کے مستقبل بنا
 مصدر ہندی سے بھی افعال سب
 ماضی مطلق کو اول تو بنا
 گر الف یا دا و آخر ہو تو یا
 ماضی مطلق سے باقی فعل سب
 ہی لگا آخر کو از بعد قریب
 ماضی شکی پہ تو ہو گا بڑھا
 آخر مطلق بڑھا تھا سو گھٹا
 صیغہ ماضی تمنی یوں بنا
 بہر مستقبل الف سے لے بنا

نامزدان	واحد ثائب	جمع قاصب	واحد صاخر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع النبی
است فعل ماضی استخری معرف	ی پرورد آئی پرورد ایانا خفاره خنی پرورد ایانا خفاره	ای پرورد آئی پرورد ایانا خفاره خنی پرورد ایانا خفاره	ای پروردی آئی پروردی ایانا خفاره تو خنی پروردی ایانا خفاره تو	ای پروردید آئی پروردید ایانا خفاره تو خنی پروردید ایانا خفاره تو	ای پروردم آئی پروردم ایانا خفاره من خنی پروردم ایانا خفاره من	ای پروردیم آئی پروردیم ایانا خفاره ما خنی پروردیم ایانا خفاره ما
نامزدان	واحد ثائب	جمع قاصب	واحد صاخر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع النبی
است فعل ماضی استخری معرف	ی پرورد آئی پرورد ایانا خفاره خنی پرورد ایانا خفاره	ای پرورد آئی پرورد ایانا خفاره خنی پرورد ایانا خفاره	ای پروردی آئی پروردی ایانا خفاره تو خنی پروردی ایانا خفاره تو	ای پروردید آئی پروردید ایانا خفاره تو خنی پروردید ایانا خفاره تو	ای پروردم آئی پروردم ایانا خفاره من خنی پروردم ایانا خفاره من	ای پروردیم آئی پروردیم ایانا خفاره ما خنی پروردیم ایانا خفاره ما
نامزدان	واحد ثائب	جمع قاصب	واحد صاخر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع النبی
است فعل ماضی استخری معرف	ی پرورد آئی پرورد ایانا خفاره خنی پرورد ایانا خفاره	ای پرورد آئی پرورد ایانا خفاره خنی پرورد ایانا خفاره	ای پروردی آئی پروردی ایانا خفاره تو خنی پروردی ایانا خفاره تو	ای پروردید آئی پروردید ایانا خفاره تو خنی پروردید ایانا خفاره تو	ای پروردم آئی پروردم ایانا خفاره من خنی پروردم ایانا خفاره من	ای پروردیم آئی پروردیم ایانا خفاره ما خنی پروردیم ایانا خفاره ما

کے پر پامی شتمانی خواہد سکا ماقبل مفتوح کریں کلمے علامت کے اور مقام فتحے کا اور کسے کا
اس جدول سے دریافت کرو جدول ہی

علاست واحد غائب	علاست واحد متکلم	علاست جمع غائب	علاست واحد حاضر	علاست جمع غائب	علاست واحد غائب	
حروف علامت کہ آخر مضارع آرنہ	د وال مہملہ ساکن	نون ساکن دوال موقوف	ی یای شتمانی معروف	ی یای مجہول اول مہملہ موقوف	م میسلم ساکن	یم یای مجہول و بیم موقوف
حرکت ماقبل حرف علامت	فتحہ	کسرہ	کسرہ	کسرہ	فتحہ	کسرہ
مثال	پرورد	پرورند	پروری	پرورید	پرورم	پروریم
ہر ایک						

جب مضارع بناتے ہیں تب ماضی مطلق کے آخر کے ماقبل کا حرف ان گیارہ حرفوں میں سے
ایک ہوتا ہے کہ جمع ہیں وہ حروف اس کیب میں شرفم از سخن می اور وہ حرف مضارع میں
ایک اور حرف سے بھی بدل ہوتا ہے اور کبھی دو حرفوں سے بدل ہوتا ہے اور کبھی او کے بعد
ایک اور حرف زیادہ کرتے ہیں جیسے چید سے چیند اور کبھی اسی حرف کو مسلم کہتے ہیں
اس بدل کرنے کا اور ایک حرف زائد کرنے کا اور مسلم کہنے کا قاعدہ کلیہ نہیں اسی سبب مضارع بنا
مبتدی کو دشوار ہے واسطے آسانی کے ہر ایک مصدر کے ساتھ مضارع اور کلمہ بھی
کھدلا ہے اور ان حرفوں کے بدل ہونے کی مثالیں اس جدول سے دریافت کرو جدول ہی

حرف ما قبل آخر مضی	بجاء حرف کو بضعاء	صیغہ مضی	حرف ما قبل آخر مضی	بجاء حرف کو بضعاء	صیغہ مضی
خ	زبجھ	افزوخست	افزوخست	افزوخست	افزوخست
س	س	شناخت	شناخت	شناخت	شناخت
ش	ش	فروخت	فروخت	فروخت	فروخت
س	س	نوشت	نوشت	نوشت	نوشت
ل	ل	ہشت	ہشت	ہشت	ہشت
ف	بموجہ	کوفت	کوفت	کوفت	کوفت
و	و	رفت	رفت	رفت	رفت
و	و	گفت	گفت	گفت	گفت
و	و	فرمود	فرمود	فرمود	فرمود
و	و	کشید	کشید	کشید	کشید

جو ماضی دو حرفی ہو اور اسکے مضارع میں ایک حرف زیادہ کرتے ہیں جیسے زد کا مضارع زدند ہے اور شد کا مضارع شود یا شد اصل میں شند ہے اور معروف تمام مضارع اصل سے بنایا شد ہے اور یہی بنیاد پروردہ شد ماضی مجہول تمام مضارع مجہول ہے اور پروردہ شد اور مضارع کا ترجمہ بھی ماضی کے ترجمے سے حاصل ہوتا ہے اور جب کہ ماضی کے ترجمے کے آخر سے الف دو در کر کے باقی مجہول لگا دیں ترجمہ مضارع کا

ہو جاوے گا جیسے پرورد ماضی کا ترجمہ بالاپروردہ مضارع کا ترجمہ بالے پروردہ شد ماضی مجہول کا
 ترجمہ بالآگیا پروردہ شدہ مضارع مجہول کا ترجمہ بالاجاوسے پوشیدہ ترجمہ ہے کہ فارسی میں
 وال ساکن آخر میں اور ماقبل اسکا مفتوح اور ہندی میں یای مجہول آخرین علامت مضارع کی ہے
 جس طرح جسے ہای و وحدہ زائر ماضی پر آتی ہے اسی طرح اور اسی حرکتوں سے مضارع پر بھی آتی ہے جیسے
 پرورد و پچیند و بگوید مثل حال بنایا چاہے تو فعل مضارع کے اوپر لفظ سے یا ہمے زیادہ کرو اور جو
 لفظ سے شروع کے اوپر لاؤ جیسے سے پرورد فعل حال معروف ہی اور پروردہ میشود فعل حال مجہول
 اور ترجمہ فعل حال کا مضارع کے ترجمے سے بنتا ہے کہ آخر سے یا ہی مجہول دور کر کے لفظ تا ہی زیادہ
 کریں اور فارسی میں لفظ سے یا ہے مضارع کے اوپر اور ہندی میں تا ہی آخرین علامت حال
 کی ہے اور حاضر مضارع حاضر سے اور ترجمہ امر حاضر کا مضارع حاضر کے ترجمے سے بنتا ہے
 جب کہ مضارع حاضر سے اور اس کے ترجمے سے آخر کا حرف اور اس کے ماقبل کی حرکت دور کر کے
 امر حاضر اور ترجمہ امر حاضر کا بنایا جیسے پروردی اور پروردی سے پرورد اور پرورد اور ترجمہ
 اسکا بالے تو سے پال تو واسطے سے زنی اور بزنی سے زنی بزنی اور گوئی بگوئی سے
 گو بگو اور کھچی لفظ در اور بر اور سے بھی امر حاضر معروف کے اوپر لاتے ہیں کہتے ہیں در
 برافلن میکن لیکن اس در اور بر اور سے کو معنی میں کچھ دخل نہیں افلن اور برافلن سے معنی
 ایک ہیں امر حاضر مجہول پروردہ شو کہ بنا ہی پروردہ شوی مضارع مجہول سے ترجمہ
 اسکا ہی پالا جاوے نہی حاضر بنا یا چاہو تو امر حاضر کے اوپر میم مفتوح نہی کا لگا دو اور
 نہی حاضر مجہول میں لفظ شو کے اوپر جیسے پرورد اور پروردہ مشو کہ اصل میں پرورد اور پروردہ
 تھا اور ان کے ترجمے کے واسطے امر کے ترجمے کے اوپر نون مفتوح لگا دیا چاہیے کہ پال سے
 پال اور پالا جاوے پالا جاوے امر غائب بعینہ ثبات فعل مضارع ہی اور نہی غائب
 بعینہ نفعی فعل مضارع ہی کیا معروف کیا مجہول بعضے امر غائب اور نہی غائب کے اوپر ایک لفظ
 ان لفظوں سے لاتے ہیں وہ لفظ ہے ہیں گو کہ باید کہ لازم کہ مناسب کہ اور مانند اس کے

نام گردان	واحد	جمع	واحد تکلم	متکلم مع الخیر
فعل امر معروف	پرورد	پرورید		
ترجمہ	پال تو	پالو تم		
فعل امر حاضر مجہول	پروردہ شو	پروردہ شوید		
ترجمہ	پالاجا تو	پالے جاؤ تم		
فعل امر غائب معروف	باید کہ پرورد	باید کہ پرورند	باید کہ پرورم	باید کہ پروریم
ترجمہ	چاہیے کہ پالے وہ	چاہیے کہ پالیں وہ	چاہیے کہ پالوں میں	چاہیے کہ پالیں ہم
فعل امر غائب مجہول	باید کہ پروردہ شو	باید کہ پروردہ شوں	باید کہ پروردہ شوم	باید کہ پروردہ شوں
ترجمہ	چاہیے کہ پالاجا وہ	چاہیے کہ پالے جاویں وہ	چاہیے کہ پالے جاؤں میں	چاہیے کہ پالے جاویں ہم
فعل نہی حاضر معروف	میرور	میرورید		
ترجمہ	پنال تو	پنالو تم		
فعل نہی حاضر مجہول	پروردہ مشو	پروردہ مشوید		
ترجمہ	پنالاجا تو	پنالے جاؤ تم		
فعل نہی غائب معروف	باید کہ پرورد	باید کہ پرورند	باید کہ پرورم	باید کہ پروریم
ترجمہ	چاہیے کہ پالے وہ	چاہیے کہ پالیں وہ	چاہیے کہ پالوں میں	چاہیے کہ پالیں ہم
فعل نہی غائب مجہول	باید کہ پروردہ شو	باید کہ پروردہ شوں	باید کہ پروردہ شوم	باید کہ پروردہ شوں
ترجمہ	چاہیے کہ پالاجا وہ	چاہیے کہ پالے جاویں وہ	چاہیے کہ پالے جاؤں میں	چاہیے کہ پالے جاویں ہم

امر استمراری ماضی شکی سے بنتا ہے جس طرح کہ وہ امر مضارع سے بنا اس امر کو جمعی اسی طرح ماضی شکی سے بناؤ ماضی شکی حاضر کا معنیہ تھا پروردہ باشی امر حاضر استمراری ہو پروردہ باش اور اس کے ترجمے کے واسطے امر کے ترجمے کے آخر لفظ تارہ لگاؤ جیسے امر تھا پرورد اور اس کا ترجمہ بال تو امر استمراری ترجمہ ہوا پالنا تو نہی استمراری کے ساتھ لیا گیا ہے اس لیے کہ باش کے اوپر نہی کا مفتوح لگا دیکھیں پروردہ باش کا ترجمہ پالنا تارہ تو پو شیب نہ نہی کے کبھی امر استمراری کے اوپر لفظ ہے یعنی تارہ جو جیسے کہ وہ پروردہ باش

نام گردان	واحد	جمع	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
فعل امر حاضر و استمراری	پرورد باش	پرورده باشید سے پروردہ باشید		
ترجمہ	پالتارہ تو	پالتے رہو تم		
فعل امر جہول استمراری	پروردہ شدہ باش	پروردہ شدہ باشید		
ترجمہ	پالاجاتارہ تو	پالتے جاتے ہو تم		
فعل امر غائب و استمراری	باید کہ پروردہ باشد	باید کہ پروردہ باشند	باید کہ پروردہ باشم	باید کہ پروردہ باشید
ترجمہ	چاہیے کہ پالتا ہے	چاہیے کہ پالتے ہیں	چاہیے کہ پالتے ہوں	چاہیے کہ پالتے ہیں تم
فعل امر غائب و استمراری	باید کہ پروردہ شود	باید کہ پروردہ شوند	باید کہ پروردہ شوم	باید کہ پروردہ شوید
ترجمہ	چاہیے کہ پالاجاتارہ	چاہیے کہ پالتے ہیں	چاہیے کہ پالتے ہوں	چاہیے کہ پالتے ہیں تم
نہی حاضر و استمراری	پروردہ مباش	پروردہ مباشید		
ترجمہ	نپالتارہ تو	نپالتے رہو تم		
نہی حاضر و جہول استمراری	پروردہ شدہ مباش	پروردہ شدہ مباشید		
ترجمہ	نپالاجاتارہ تو	نپالتے جاتے رہو تم		
نہی غائب و استمراری	باید کہ پروردہ نہند	باید کہ پروردہ نہنند	باید کہ پروردہ نہ شوم	باید کہ پروردہ نہ شوید
ترجمہ	چاہیے کہ نپالتا ہے	چاہیے کہ نپالتے ہیں	چاہیے کہ نپالتے ہوں	چاہیے کہ نپالتے ہیں تم
نہی غائب و جہول استمراری	باید کہ پروردہ نہ شود	باید کہ پروردہ نہ شوند	باید کہ پروردہ نہ شوم	باید کہ پروردہ نہ شوید
ترجمہ	چاہیے کہ نپالاجاتارہ	چاہیے کہ نپالتے ہیں	چاہیے کہ نپالتے ہوں	چاہیے کہ نپالتے ہیں تم

اسم فاعل بنایا چاہو تمام حاضر مرد کے آخر قبول یعنی فتا اور قبول یعنی کسر کے لفظ مذکر بن سکر
 زیادہ کر دیا جیسے امر حاضر مرد فاعل ہوا پر مذکر اور اس کے ترجمے کیواسطے مصدر ترجمے کے لفظ کا
 الف ماضی مجہول سے بدل کے لفظ والا اور اسکے بعد لا و جیسے پروردان مصدر کا ترجمہ ہو یا نام فاعل کا ترجمہ
 ہو یا بننے والا اور اگر اسم فاعل کی جمع بنایا چاہو تو آخر کی ایسی مختصی کو کاف فارسی سے بدل کر کے الف اور
 نون جمع کا بعد اسکے زیادہ کر دو اور اسکے ترجمے کیواسطے واحد کے ترجمے کے آخر کا الف ماضی مجہول سے بدل کر دو
 پروردانہ پانے والا پروردگان پانے والے اسم مفعول بنایا چاہو تو ماضی مطلق معروف کے آخر یا ماضی مطلق
 مجہول آخر ایسی مختصی زیادہ کر دو نون طرح سے ہم مفعول کا صیغہ بنائے گا ماضی مطلق معروف بنا یا ہو تو اس کے ترجمے
 کیواسطے ماضی مطلق کے ترجمے کے آخر لفظ ہوا لگا دو اور اگر ماضی مطلق مجہول سے بنا ہو تو اس کا ترجمہ یعنی ماضی مطلق
 مجہول کا ترجمہ ہو لیکن ماضی کے معنی میں کالما ظاہر اسم مفعول کے معنی میں کالما ظاہر نہیں اگر اسم مفعول کی
 جمع بنایا چاہو تو آخر کی ایسی مختصی کاف فارسی سے بدل کر کے الف اور نون جمع کا آخر کر دیا چکر اور جمع کے ترجمے کیواسطے
 واحد کے ترجمے کے دو نون کلموں کے آخر جو الف ہو اور کوماسی مجہول بدل لا و جیسے پروردانہ بالا ہو اور پروردگان پانے والے
 پروردہ شدہ پان گیا پروردہ شدگان پان گئے پوشیدہ تھے سے کہ رہی میں فعل لازم کا اسم مفعول نہیں بن سکتا
 لازم کا اسم مفعول ماضی مطلق معروف بنا یا ہو انا ہو جیسے رفتہ گیا ہو اور رفتگان گئے ہو اسے ماضی مطلق صیغہ
 اسم فاعل کا ہو کر آخر اسکے لفظ ترجمہ ہو اور ترجمہ ہو سکا بھی جہ اسم فاعل کا ہو کر اسکے لفظ زیادہ زیادہ ہو جیسے پرورد
 زیادہ پاننے والا اور اسکی جمع کیواسطے لفظ اور نون بنا کر کہ بن جیسے پروردان زیادہ پاننے والے اسم مفعول
 مصدر کا ہو کر آخر اسکے گاہ کاف فارسی زیادہ ہو اور گاہ کا ترجمہ وقت اور جگہ ہو جیسے پروردانہ پاننے کی جگہ پروردانے کا
 رفت اسم حال صیغہ کا ہو کر اسکے آخر الف اور نون ہو اور اس کا ترجمہ بھی امر کا ترجمہ ہو کر آخر اسکے نام ہو جیسے پروردانے

فصل فعل لازم اور متعدی کے بیان میں

متعدی مادہ کہو کہ اوردن اور بردن اور ربون یعنی نون مصدر اور نون نینون کے افعال متعدی ہیں
 اور یہ ان نینون کے مصدر کے ماضی مطلق کے معنی میں لفظ نے آئے اور معہ گوارا اسکے افعال کو متعدی مانو
 جیسے ذریعہ لازمی پروردہ والا عرفی نہیں من لہ پروردان اور انکے افعال متعدی ہیں کہ انکے ماضی مطلق کے

ترجیح میں لفظ نے آیا اور جس مصدر کے ماضی مطلق کے ترجمے میں لفظ نے نہ آیا اس مصدر کو اور اس کے ماضی
 کو لازم سمجھیں جیسے رت زید گیا زینخت عمر و سو با عمر و میں فتن اور خفتن لازم ہیں لکن ماضی مطلق کے ترجمے میں
 لفظ نے نہیں آیا فائدہ فعل متعدی فاعل اور مفعول دونوں کو چاہتا ہے سو اسلئے کہ جب تک فعل متعدی کے
 فاعل اور مفعول نہ ہوں تو بات پوری نہیں ہوتی جیسے زید نے عمر و را مارا زید نے عمر و کو زید فعل متعدی زید اور سکافا نیز عمر
 اور عمر و مفعول ہی فعل متعدی کے فاعل اور مفعول جو مذکور ہوئے تو بات پوری ہوئی اور فعل لازم فقط فاعل کو چاہتا
 مفعول کو نہیں چاہتا ہے سو اسلئے کہ فعل لازم کے ساتھ جو فاعل اور سکافا مذکور کہتے ہیں تو بات پوری ہوتی ہے جیسے
 رفتہ زید گیا زید رفتہ فعل لازم زید اور سکافا فعل لازم جو فاعل کے ساتھ ملتا تو بات پوری ہوئی اگر مفعول لازم
 متعدی بنایا جاوے تو مصدر لازم کے امر حاضر معروف کے آخر تہہ کے الف اور زون غنہ یا الف اور زون اور زون
 زیادہ کر کے ون علامت مصدر کی لگا دو مصدر متعدی ہو جائیگا اور اس کے سب فعل متعدی ہونگے جیسے ترسیلنا
 لازم مصدر کرنا اور لو اسکا امر حاضر معروف ترس اور سکافا تر الف اور زون غنہ اور لفظ ون زیادہ کیا ترساندن
 ہوا اگر الف اور زون کے بعد یا ہی حروف بھی لائے تو ترسانیدن ہوا پس ترساندن اور ترسانیدن دونوں مصدر متعدی
 ہیں اگر اس مصدر متعدی کو سہل سے چہرہ متعدی کر دو ترساننا نین متعدی متعدی ہوگا اور متعدی مصدر کا ترجمہ
 اور سکافا لازم مصدر کے امر کے ترجمے سے بنتا ہے سہل سے کہ آخر اس کے الف اور لفظ نا کر علامت مصدر کی ہے زیادہ
 چینیے کہ ترجمہ تر تھا ترساندن اور ترسانیدن کا ترجمہ پڑانا اور متعدی متعدی کی سہل سے الف تا میں اور لگا و جیسے
 ترساننا نین کا ترجمہ پڑانا ہوا اور اگر لازم کے آخر حرف علت کا یعنی الف ہو یا و ہو یا یا یعنی ہوا ہو سکافا لازم یا و متوج
 ہلا چاہیے جیسے سراسیدن کا ترجمہ گانا سراسیدن کا ترجمہ گوانا کاف فاسی کے بعد کف و و بدل پڑا سنسن کا ترجمہ
 شویا نندن اور شویا نندن کا ترجمہ دھولانا و وللم سے بدل ہوا اور و خفتن اور دوزیران کا ترجمہ نیاد دوزیران
 اور دوزیران کا ترجمہ بلانا پانابی ثنائی لازم سے بدل ہوئی ہندی زبان کے موافق اپنے کا و سے کہ فاعل میں

فصل معرفت فاعل فعل کے بیان میں

صیغہ حاضر کا اور جمع حاضر کا اور واحد مکمل کا اور مکمل مع الغیر کا فعل فاعل ہے کہ اسکا فاعل انکے
 ساتھ حاضر کے دونوں میں سے فاعل ہی ظہر ہے جیسے کہ دی کیا تو کے گویا کہنے لفظ تو اور

فاعل ہی اور حکم کے دو نون صیغوں کا فاعل بات کرنے والا ہے جیسے کہ دم کر دیں کیا ہے کیا ہے لفظ
 میں اور ہم فاعل ہیں ان چاروں صیغوں کا تو فاعل معلوم ہو لایا گیا ہے کہ نون صیغوں کا فاعل معلوم کیا گیا ہے
 ان نون صیغوں میں سے جس کا فاعل معلوم کیا جا سوا اس صیغے کے ترجمے کے ساتھ لفظ کون پائے ان کو نون
 لفظوں میں سے جو سا لفظ ہی اور ہندی میں ٹھیک ہوتا ہو ملا جو سنا لفظ عبارت میں اور سکا جو
 ہو سکے اور لفظ کو فاعل اور فعل کا جانو جیسے رفت زید گیا زید ہے کہا کون گیا یہی کہو گے کہ زید
 پس زید فاعل ہے رفت کا اسطر سے زید مارا زید نے جب ہے کہا کہنے مارا یہی جواب دو گے
 کہ زید نے پس یہ فاعل ہے رفت کا اور بسکہ فاعل کلا ہونا ضروری ہے جان کہ میں فاعل لفظ میں ظاہر ہو ضمیر واحد فاعل
 کی کہ ماضی کے صیغہ واحد غائب میں پوشیدہ ہے اور وہ لفظ اور ہو کہ جس کا ترجمہ یاد آئے ہے وہی ضمیر
 فاعل ہوگی صیغہ واحد غائب میں اور صیغہ جمع غائب میں ضمیر جمع غائب کی کہ لفظ انہو کہ ترجمہ یاد آئے
 دو یاد آئیں تو ہے ہی اور سی ضمیر کو صیغہ جمع غائب کا فاعل کہیں گے جیسے رفت گیا وہ لفظ وہ فاعل ہے
 رفت کا اور جیسے رفت گئے وہ لفظ وہ فاعل ہے رفتند کا اور واحد غائب کا فاعل حرف کرنا ہرگز درست نہیں ہے
 جمع غائب کا فاعل حرف کرنا درست ہے جیسے آوردہ اند کہ سپاہ دشمن میں قیاس بود یعنی لائے ہیں جنسہ
 لائے لائے کہ سپاہ دشمن کی بقیاس تھی آوردہ اند کا فاعل خبر لائے والے ہیں عبارت سے محذوف اور
 جیسے اختیار جرت من زادہ اند یعنی اختیار میرے ہاتھ میں نہیں دیا ہے قضاؤ قدرنے زادہ اند کا فاعل
 قضاؤ قدر ہے محذوف پوشیدہ ہے ضمیر جسکی طرف پھرتی ہے اور مکر مرجع اس ضمیر کو کہنے ہیں
 جیسے آمد زید و بنشست یعنی آیا زید اور بیٹھا نشست میں ضمیر ہے کہ پھرتی ہے زید کی طرف یہ مرجع
 ہے اور ضمیر کا اور سنبو سطر فعل معروف کا فاعل ہی چنانچہ معلوم کیا ہے اور سب سے فعل مجہول
 مفعول مالم اسم فاعل کون کے لفظ کے ساتھ معلوم کرو جیسے کشتہ زید را گیا زید جب کہو گے
 کون مارا گیا تو جواب یہی ہوگا کہ زید پس زید مفعول مالم اسم فاعل ہے کشتہ شد فعل مجہول کا اور یا ہو
 کہ فاعل اسم ہوتا ہی فعل اور حرف نہیں ہوتا بلکہ اسم کہ او سکے اور حرف نگاہ ہو وہ اسم بھی فاعل نہیں ہوتا
 اور کسھی فاعل مرکب بھی ہوتا ہے جیسے رفت پر زید فاعل رفت کا پر زید ہو کہ سب اسطر سے رفت فاعل پر

سالمین

فصل معرفت مفعول فعل کے بیان میں

اگر چاہو کہ فعل متعدی کا مفعول عبارت میں معلوم کرو تو اس فعل کے ہندی ترجمے کے ساتھ لفظ کیا یا کس کو ان دونوں لفظوں میں سے جو سنا لفظ موافق محاورہ ہندی کے درست ہوتا ہو وہی لفظ کو ملاؤ جو سنا کلمہ اسکا جواب ہو سکے وہی کلمہ مفعول اس فعل کا ہے جیسے خورد زہر طعام کھایا زہر نے طعام کو کھیا کھایا زہر نے تو جواب اسکا ہوگا طعام پہ طعام مفعول ہے خورد کا اور زہر فاعل ہے اور جیسے نزدیکی کرانا زہر کو بیکر کو جب کہو گے کسکو مارا زہر نے تو جواب یہی ہوگا بیکر کو پس بیکر مفعول ہے زہر کا اور لفظ را نشان مفعول کا ہے اور زہر فاعل ہے زہر کا اور اس مفعول کو عربی میں مفعول پر کہتے ہیں کہ فعل اس پر واقع ہوتا ہے جیسے اس مثال میں مار بیکر پر واقع ہوئی اور لفظ را نشان مفعول کا کبھی لاتے ہیں کبھی نہیں لگاتے مفعول انسان ہو تو اکثر لاتے ہیں مثال اسکی آگے گزری اور بعضے فعلوں کو دو مفعول ہوتے ہیں پہلے مفعول کو مفعول پر کہتے ہیں دوسرے مفعول کو مفعول ثانی اور ثانی کے معنی دوسرا اور فعلوں کے معنی کے ہر لفظ میں انکاشت نگر مسکن اور نغشیدن گردانیدن اور اداف انکے اور کبھی گردن اور ساختن بھی گردانیدن کے معنی میں لاتے ہیں اور وقت انکے بھی دو مفعول ہوتے ہیں جیسے دستم زہر را دانا اور دستم فعل فاعل زہر مفعول دانا اور ثانی سبب سے انکاشت زہر را دانا اور گردانیدن زہر را دانا اور ساختن زہر را دانا اور کبھی مفعول انکا نہیں بھی ہوتا جیسے اور نغشیدم نغشیدم فعل فاعل اور مفعول را نشان مفعول کا یہ بھی یاد رہے کہ گفتن کے مشتقات کے بھی دو مفعول ہوتے ہیں پہلا مفعول مفعول اول کہلاتا ہے اور دوسرے کو مقولہ کہتے ہیں اور مقولہ اکثر جملہ ہوتا ہے یعنی پوری بات جیسے ع گفتتمش در چشم نیش گفتن نیش قیب کہانی اور کسو آکھم میں بیٹھے کہا قیب اسکو نہ بیٹھے گنتہ فعل فاعل نیش مفعول در چشم نیشین جملہ مقولہ گنتہ کا ہے کہ گفت فعل قیب اسکا فاعل دوسرا نیش مفعول ان گفت کا نیشین مقولہ ہے دوسرے گفت کا اور کبھی اسکا مفعول بہ محذوف بھی ہوتا ہے جیسے فلک گفت حسنت کہ گفت زہر فلک فاعل ہے پہلے گفت کا اور مفاعل ہے دوسرے گفت کا حسنت مقولہ ہے پہلے گفت کا زہر مقولہ ہے دوسرے گفت کا اور کبھی مقولہ اسم مفرد بھی ہوتا ہے جیسے ثنا گنتہ نام مفرد ہے مقولہ گنتہ کا اور کبھی مفعول بہ جملہ ہوتا ہے یعنی پوری بات

یہ نحو اہم تر ہے نیز یہ نحو اہم فعل یا فاعل تر ہے نیز یہ نحو پوری بات ہے مفعول نحو اہم کا پویشیدہ تر ہے کہ تر ہے نیز یہ نحو کے معنی میں ہے یعنی یہ نحو اہم دین تو مخفی تر ہے کہ سوال مفعولوں کا اور بھی مفعول ہیں مفعول فیہ اور مفعول معہ اور مفعول لہ اور مفعول مطلق بیشتر ہیں کہ چکا ہوں میں کہ فعل کرنا ایک کام کا ہے وہ کام جس مکان یا جس وقت میں کیا جائے اس مکان کو اور اس وقت کو مفعول فیہ کہتے ہیں اور اسی کو ظرف بھی کہتے ہیں وقت کو ظرف زمان اور مکان کو ظرف مکان کہتے ہیں اور مفعول فیہ کے اوپر در اور برابر اور باہمی موصودہ یعنی در اور بر کے اکثر لاتے ہیں جیسے ختم تخت و شب اور جیسے زخم بوت نام بنا تا رہت اور با بار ظرف مکان ہیں اور شب اور شام ظرف زمان ہیں کبھی در اور برابر اور باہمی موصودہ نہیں بھی لاتے جیسے شبہا کجا بودی یعنی در شب کجا بودی اور وہ کام جس بات کی واسطے کیا جاوے اور اس بات کے مفعول کہتے ہیں جیسے زدم زید را برای ادب ما یعنی زید کو واسطے اور جبکہ لفظ ادب مفعول ہے اور زدم زید را اور باہمی مفعول ہے بعد واقع ہو اس رسم کو مفعول معہ کہتے ہیں جیسے زدم زید را عمرو مارا یعنی زید کو ساتھ عمرو کے یعنی عمرو کو بھی مارا عمرو مفعول معہ ہے اور مفعول معہ شریک مفعول ہے چکا ہوا ہے مفعول مطلق مصدور فعل کا ہے کہ جس فعل کا یہ مفعول مطلق ہے اکثر مفعول مطلق فعل کی تائید کیواسطے آتا ہے اور اس کے آخری ہی معروف بھی زیادہ کرتے ہیں جیسے زدم زید را زونی یعنی مارا یعنی زید کو جو مارنے کا حق ہے اور مفعول مطلق ایک وضع کے بیان کرنے کیواسطے بھی آتا ہے اور اس کے آخری ہی معروف نہیں لائے جیسے نشستم نشستم بیٹھا میں بیٹھا کسی ایک کے بیٹھنے کی وضع پر بیٹھا میں مفعول مطلق واسطے تاکہ بھی آتا ہے جیسے تم ایک نشست بیان نشست یعنی نشستم بیٹھا میں ایک بیٹھا کا فائدہ اور مفعولوں کے دریافت کرنے کو ہر ایک مفعول کے واسطے ایک ایک لفظ مقرر کیا ہے جو وہ لفظ فعل کے ترجمے کے ساتھ ملاؤ گے جہاں بیکساوی مفعول ہوگا چنانچہ ہر ایک مفعول کے ترجمہ وہ لفظ لکھا جاتا ہے اس جدول سے دریافت کرو جدول یہ ہے

مفعول فیہ	مفعول فیہ	مفعول معہ	مفعول لہ	مفعول مطلق	مفعول مطلق	مفعول مطلق
ظرف زمان	ظرف مکان	مفعول معہ	مفعول لہ	برای تائید	برای وضع	برای مدد
کب	کہاں	کے ساتھ	کے واسطے	کیسا	کس طرح	کہ بار

تاکم تمام شمار	واجب	جمع نائب	واحد نائب	جمع حاضر	واحد حاضر	جمع غائب
مرفوع متصل	در ماضی و سزاد و رضارع	ند سازند	سی سازی	ید سازید	م سازم	یم سازیم
منصوب متصل	سن و ہندش	شان و ہندشان	ت و ہندت	تان و ہندتان	م و ہندم	مان و ہندمان
متصل مجرور	سن غلامش	شان غلامشان	ت غلامت	تان غلامتان	م غلامم	مان غلاممان
مرفوع منفصل	او وی آن آعد او	اوشان آن آندا اوشان	تو آعدی تو	شما آعدید شما	من آعدم من	ما آعدیم ما
منصوب منفصل	اور دیدار آنرا دیدن او را	اوشان آنرا آنرا دیدن اوشان	ترا دیدن ترا	شمارا دیدن شما را	مرا دیدن مرا	مارا دیدن ما را
منفصل مجرور	او وی آن غلام او	اوشان آن غلام اوشان	تو غلام تو	شما غلام شما	من غلام من	ما غلام ما

جس کے کے آخر ہا می تھی ہوا و ضمیر متصل اوس کے اوس ضمیر کے او پر الف زیادہ کرتے ہیں کہ دوسرا جن جمع نمون جیسے بندہ از بندہ ایہ بندہ ام بندہ یکم اور بعد اسم کے ضمیر واحد غائب متصل کی جگہ لفظ است لاتے ہیں جیسے کہین نہ بندہ کند است اور اس سمت کے او پر الف زیادہ کرتے ہیں جو صفت ہا می تھی والے کلمے کے ساتھ ملے ہیں کہتے ہیں نہ بندہ است جس کلمے کے آخر ہے نہ او اس کلمے کے بعد است الف کے ساتھ لکھنا غلط ہے نہ الف کے صحیح ہے جیسے طاعتش موجب قربت است جو شخص قربت سمت میں الف لکھتے ہیں غلط کرتے ہیں

باب دوم ترکیب اور مرکبات کے بیان میں

ترکیب کے معنی کیا ہیں دو کلموں کو آپس میں ملانا اور مرکب دو دو کلمے ہیں کہا آپس میں ملے ہوں پس ترکیب دو قسم کی قسم اول مرکب ہے کہ پوری بات ہوا و سننے والے کو اوس سے پورا فائدہ حاصل ہوا و کو عربی کلام تمام کہتے ہیں جیسے زیادہ اور جیسے بکریکست قسم دوم مرکب ہے کہ پوری بات ہوا و سننے والے کو اوس سے پورا فائدہ حاصل ہوا و کو عربی میں کلام ناقص کہتے ہیں جیسے غلام زیادہ اور جیسے مرو نیک

بیان تمام اول مرکب کا لازم تمام کلام بھی اور بد قسم کے ہو کہ کتب کا نام جملہ فعلیہ پر موصوفی قسم کا نام جملہ

فصل جملہ فعلیہ کے بیان میں

جملہ فعلیہ وہ مرکب ہو کہ فعل اور اسم سے ملے بات پوری ہو اگر اس میں لازم فعل ہو تو وہ فعل صرف فاعل کے ساتھ ملے جملہ فعلیہ ہو جائیگا جیسے رفت زید رفت فعل زید اور سکا فاعل ہو فعل ساتھ فاعل کے ملے جملہ فعلیہ ہو اگر متعدی فعل ہو تو وہ فعل فاعل اور مفعول کے ساتھ ملے جملہ فعلیہ ہو گا جیسے زید عمر والا ہوا زید نے عمر کو زور دیا اور سکا فاعل عمر اور سکا مفعول راعداست مفعول کی فعل متعدی کے ساتھ فاعل اور مفعول کے ملے جملہ فعلیہ ہو اگر جملہ فعلیہ میں فعل ماضی یا مضارع یا حال یا مستقبل ہو اور سکا جملہ فعلیہ خبر کہتے ہیں اگر جملہ میں فعل امر مثل نہی ہوا کہ جملہ فعلیہ ناسیہ کہتے ہیں جیسے یا اور یا اور نون فاعل جملہ فعلیہ ناسیہ ہیں اور جیسے بن زید رما زید کو بن فعل فاعل زید مفعول اور سکا فاعل ساتھ مفعول کے ملے جملہ فعلیہ ہوا اور افعال ناقصہ اپنے اسم اور خبر کے ساتھ ملے اگر مفعول کے مشتقات اپنے فاعل اور مفعول کے ساتھ ملے جملہ ہوتے ہیں جیسے بود زید انا تھا زید انا بود افعال ناقصہ سے ہو جاتا ہے اسم اور خبر کو زید اور سکا اسم اور افعال ناقصہ کو خبر بولنے اسم اور خبر کے ساتھ ملے جملہ فعلیہ ہو بعضے اور سکا جملہ اسمیہ کہتے ہیں اور جیسے چشم نشین گفتم فعل فاعل نشین مفعول بد چشم نشین جملہ فعلیہ مقولہ ہو گفتم کا گفتم فعل فاعل مفعول اور مقولہ کے ملے جملہ فعلیہ ہو اور جملہ مقولہ ہوتا ہے کبھی اور سپہ کاف بھی لاتے ہیں جیسے مصحح گفتم کہ گلی بچہ زبانی اس کاف کو کاف سر جملہ کو یا کاف بیانیہ کہو کہ یہ جملہ بیان ہو اور بن محذوف کا یعنی گفتم میں کہ گلی بچہ زبانی کسی میں یہ بات کہ ایک بھول چہون میں باغ سے مخفی نہ رہے فارسی میں فاعل فعل کے اوپر کاف مقدم آتا ہے جیسے زید رفت اور عزنی میں فاعل فعل کے اوپر مقدم نہیں ہوتا عربی میں زید رفت کی ترکیب یوں کہتے ہیں زید مبتدا رفت فعل اور میں ضمیر ہو پھر تی ہو زید کی طرف وہ فاعل ہو رفت کا فعل ساتھ فاعل کے ملے جملہ فعلیہ ہو کہ خبر ہوئی مبتدا کی مبتدا اور خبر کے جملہ اسمیہ ہو مخفی نہ رہے جہاں قرینہ پایا جاتا ہو وہاں جملہ فعلیہ سے فعل حذف کیا جاتا ہے جیسے کوئی کہے کہ آمد کون آیا اسکے جواب میں میں زید یعنی آمد زید بیان آمد محذوف ہو اور میں تمام جملہ محذوف ہوتا ہے جیسے آغاز کتبم

اس قولہ
فارسی میں فاعل
فعل اور خبر
مخفی نہ رہے
میں اور اسمیہ
اسکے فاعل
شکل فاعل
میں کہ کوئی
مخفی نہ رہے
میں اور اسمیہ

این کتاب را جملہ ہر مخذوف مصحح بنام جہاندار جان آفرین کے اوپر سے منادی کے اوپر سے بھی
 فصل اور فاعل مخذوف ہوتا ہے عربی میں جسکو بولاتے ہیں اوکو منادی کہتے ہیں جیسے اسی زید مقصود اس
 یہ پوچھو کہ زید نام زید یعنی بولتا ہوں زید کو اسی حرف ندا کا زید منادی حرف ندا کا منادی کے ساتھ ملنے
 قائم مقام جملہ فعلیہ کے ہر کسواسطے کہ معنی فعل کے اسمین پائے جلتے ہیں اور یہ جملہ بغیر دوسرے جملے کے
 تمام نہیں ہوتا دوسرے جملے کو جواب ندا کا کہتے ہیں جیسے اسی کریم کریم کن ترکیب اسکی یوں کہنا چاہیے
 اسی حرف ندا کا کریم منادی حرف ندا کا منادی کے ساتھ قائم مقام جملہ فعلیہ کے ہو اگر کن فعل با فاعل کریم
 اوکا مفعول فعل با فاعل ساتھ مفعول کے ملنے جملہ فعلیہ ہر کے جواب ندا کا ہوا ندا ساتھ جواب کے ملنے
 جملہ ندا کے ہوا اور اسبطر سے کبھی فعل اور فاعل قسم کے اوپر سے مخذوف ہوتے ہیں جیسے بخدا اسی کریم یعنی
 قسم میخیزم بخدا اسی کریم قسم کھاتا ہوں میں ساتھ خدا کے کریم کے یہ جملہ بھی بغیر دوسرے جملے کے قائم نہیں ہوتا
 اوس دوسرے جملے کو جواب قسم کا کہتے ہیں جیسے مصحح بنام ایزد عجب از ان خریدم یہ یعنی قسم میخیزم
 بنام ایزد عجب از ان خریدم یوسف را قول زلیخا کا ہے قسم کھاتی ہوں میں خدا کا نام کی عجب مستاجر بیٹھے
 یوسف کو قسم میخیزم جملہ ہر مخذوف بنام ایزد متعلق ہر فعل مخذوف کے خریدم فعل با فاعل یوسف
 اوکا مفعول مخذوف عجب از ان حال ہر مفعول مخذوف کا فعل با فاعل ساتھ مفعول مخذوف کے ملنے
 جملہ فعلیہ کے جواب ہوا قسم کا قسم ساتھ جواب کے ملنے جملہ قسمیہ ہوا اور کبھی حرف ندا کا بھی مخذوف ہوتا ہے جیسے
 مصحح بیا جامی را ہاکن شرمساری یعنی بیا اسی جامی را ہاکن شرمساری اوکو بھی منادی بھی مخذوف
 ہوتا ہے جیسے مصحح اسی بذات توغریں سینہ پغری یعنی اسی آنکہ بذات توغریں بیت مسند پغری لفظ آن
 منادی ہر مخذوف اور اسبطر سے جملہ دعائیہ سے بھی فعل مخذوف ہوتا ہے جیسے چشمہ دو یعنی چشمہ بدو را نظر
 بری دور ہو چشمہ بد اسم ہر یاد کا یا مخفف ہی ہوا دکا اور لبادا اصل میں بود صیغہ مضارع کا ہوا فاعل
 الف حاکا جب اسمین آیا تو لبادا ہوا اسمیہاں سے مخذوف ہر دو لاد کی خبر ہر با فعل مضارع مخذوف
 ساتھ اسم اور خبر کے ملنے جملہ فعلیہ ہوا اور کبھی سوال کے قرینے سے فعل اور فاعل جواب سے حذف کرتے ہیں
 اور مفعول کو مذکور کرتے ہیں جیسے کوئی پوچھے زید کراؤ جواب میں کہیں عمر و را یعنی زید عمر و را زید فعل

زید فاعل و نون جواز محذوف ہیں عمر و مفعول مذکور ہی را حلاست مفعول کی فعل محذوف اس لئے فاعل محذوف اور مفعول مذکور کے ملنے سے فعلیہ ہوا جملہ شرطیہ بھی اور جملہ کس تام ہوتا ہی پہلے جملے کو فعل شرط کہتے ہیں دوسرے جملے کو جزا شرط کی جیسا کہ رفتی جان سلامت بر دی و اگر خفتی مردی یعنی اگر گیا تو جان سلامت لے گیا تو اور اگر سو یا تو مو تو ترکیب اس کی یہ ہو اگر حرف شرط کا رفتی فعل یا فاعل جملہ فعلیہ ہی فعل شرط پر مردی فعل یا فاعل جان اور کام مفعول سلامت متعلق فعل کے فعل یا فاعل ساتھ مفعول اور متعلق کے ملنے سے جزا ہوتی شرط کی شرط ساتھ جزا کے ملنے سے جملہ شرطیہ ہوا ایسا ہے جیسا کہ رفتی مردی کی کہو اور کبھی جزا شرط کی محذوف ہوتی ہے جیسے غنیمت کے کلام میں بیت مرا خود عرصہ اندازتہ تنگ ست تگر اگر قضا یا ارا می جنگ ست ہر اگر حرف شرط کا ترا با قضا یا لے جنگ ست جملہ ہی فعل شرط اور جزا و اس کی بجنگ محذوف ہے یہی ہے جملہ اگر قضا کے ساتھ طاق لڑائی کی ہے تو اور پوشیدہ ہے جملہ شرطیہ میں ایک حرف شرط کے حرف فونین سے ہوتا ہی حرف شرط کے یہ ہیں اگر اور اگر اور اور اور اور اور اور اور وقتیکہ اور روزیکہ اور ہنگامیکہ اور مثال ان کے جہن جملے میں آتے ہیں اور جملے میں شرط کے معنی پائے جاتے ہیں

فصل جملہ اسمیہ کے بیان میں

جملہ اسمیہ وہ ہے کہ دو اسم ملنے پوری بات ہو اور سننے والے کو پورا فائدہ حاصل ہو اور بات کی ابتدا کو اسم سے ہو کہ دوسرا اسم اس پہلے اسم کے احوال سے خبر دینے والا ہو ابتدا والے اسم کو مبتدا کہتے ہیں اور دوسرے اسم کو خبر کہتے ہیں مبتدا ساتھ خبر کے ملنے سے جملہ اسمیہ ہوتا ہی اور جملہ اسمیہ میں ایک حرف ربط کا لفظ بین یا معنی میں ہوتا ہی جیسے زید نیک ست و عمر و بزر نیک ہی اور عمر و بزر زید مبتدا اور نیک خبر ہے کہ زید کا اس خبر ہوتا ہی کہ وہ نیک ہی اور ست حرف ربط کا ہی مبتدا ساتھ خبر کے ملنے سے جملہ اسمیہ ہوا اور سطح عمر و مبتدا ہی اور زید خبر ہی اور ست حرف ربط کا اس قرینے سے کہ پہلے جملے میں ہی اس جملے سے محذوف ہوا لیکن معنی میں طوطی ہے مبتدا بھی خبر کے ساتھ ملنے سے جملہ اسمیہ ہوا زیادہ واضح کرتا ہوں میں کہ مضمون جملہ اسمیہ کی ہے کہ شیخین یا شیخین شخص یا شیخین کو مبتدا جانو اور یہ کے مقام پر جو کلمہ ہوا و سکون خبر جو اس سے بھی زیادہ ہندو سن کہ تا ہوں کہ مبتدا کے ساتھ لفظ کیا ہی ملا وین جو لفظ جوا لے سکا ہو سکے اور سکون خبر میں اور خبر کے ساتھ لفظ کون ہی ملا

اوستا جواب جو لفظ ہو سکے اوستا کو بتا جا تو جیسے زیر نیک ست میں جب کہ گوگے زید کیا ہی جواب ہی ہو گا
 کہ نیک معلوم ہو گا کہ لفظ نیک خبری اور جب کہ گوگے کہ نیک کو ن ہی تو جواب اوستا کا زید جان لو کہ زید
 مبتدا ہی یا و رکھو کہ حرف مبتدا ہو گا ہی نہ خبر اور فعل ہی مبتدا نہیں ہو گا خبر جو تا ہی سو جملہ اسم کی
 جگہ گنا جانا ہی اس اے اسم ہی مبتدا ہوتا ہی اور خبر ہی خبر ہوتی ہی اور خبر مبتدا ہی خبر ہوتی ہی خبر
 ایک ضمیر کہ مبتدا کی طرف پھر کے جیسے زید پر رش نیک کہتے ترکیب اسکی لین کا چاہتے زید مبتدا اور
 مبتدا مضاف زمین کی ضمیر کہ پرتی ہی پہلے مبتدا کی طرف مضاف الیہ ہو گیا خبر وہ مبتدا مضاف و سر مبتدا
 ساتھ ملے جملہ اسمیہ ہو کے خبر ہو پہلے مبتدا کا پہلا مبتدا خبر کے ساتھ ملے جملہ اسمیہ ہوا پوشیدہ نہ رہے کہ مبتدا اور خبر
 مضافت ضروری اور مبتدا ان چھ قسم سے باہر نہیں را واحد غائب ہی یا جمع غائب یا واحد حاضر یا جمع حاضر
 یا واحد متکلم یا متکلم مع الغیر اور ضمیر مرفوع متصل کہ ہم کے ساتھ لگتی ہی اوستا کے بھی حمیدہ کے ہیں است
 اور را اور را ہی اور را اور را ہم اور را ہم ضروری کہ موافق مبتدا کے حال کے ایک علامہ ان کلون میں
 خبر کے آخر یا مبتدا کے آخر کا وین جس لفظ کے ساتھ لگا وین اگر اوستا کے آخر ہے متعلق ہو تو ضمیر کا لفظ کے
 ساتھ پڑھا چاہیے اور اگر اسے مثنوی اوستا کے آخر نہ ہو تو ضمیر کا بقیہ الف کے لکھا پڑھا چاہیے چون قسم کے
 مبتدا اور ہر ایک مبتدا کی دو دو خبریں ایک وہ کہ جس کے آخر ہی مثنوی خود دوسری وہ کہ جس کے آخر مثنوی ہو
 اور علامتوں کے کلے فارسی جملہ اسمیہ کے اور ہندی جملہ اسمیہ کے اس جدول سے معلوم کرو جدول یہی

نام اقسام	ببتدا خبری	ببتدا خبری	ببتدا خبری	ببتدا خبری
ببتدا خبری	ببتدا خبری	ببتدا خبری	ببتدا خبری	ببتدا خبری
واحد غائب	خدا کریم است	خدا بخشنده است	است	ہی
جمع غائب	جو انان خبر مند	جو انان سادہ اند	اند	ہیں
واحد حاضر	تو سرور ہی	تو پسندیدہ	امی	ہی
جمع حاضر	تو سرورید	تو پسندیدہ	اید	ہو
واحد متکلم	من گنہگارم	من بندہ ام	ام	ہوں
متکلم مع الغیر	ما گنہگاریم	ما بندہ ایم	ایم	ہیں

جملہ متعترضہ وہ جملہ ہو کہ ایک جملے کے درمیان واقع ہو جیسے یارین چشمہ بدو درخت مبارک بتاؤ
 خبر مبتدأ اور خبر کے جملہ اسمیہ ہو چشمہ بدو درخت مبارک متعترضہ ہو کہ اس جملے کے بیچ میں واقع ہو اور اگر فریبہ دلالت
 تو مبتدأ کو حذف بھی کرتے ہیں جیسے کوئی کہے وزد و زد یعنی یارین است و ذرا یں مبتدأ محذوف است علامت
 جملہ اسمیہ کی و ذر و خبر یا کوئی پوچھے کہ رسم لیکر کیست اور کہے جواب میں کہو سپر زال است یعنی آتم لہ پسرال است
 رسم مبتدأ محذوف و پسر زال خبر اور است علامت جملہ اسمیہ کی اسی طرح سے خبر بھی محذوف ہوتی ہے جیسے
 زید درخانہ است یعنی زید درخانہ موجود ہے زید گھر میں موجود ہے زید مبتدأ موجود خبر محذوف و غنا و جانہ متعلق
 خبر کے جملہ بیانیہ وہ جملہ ہو کہ کسی اہم کا بیان ہے اس جملے پر کاف بیانیہ بھی آتا ہے اور یہ جملہ جس اسم کا
 بیان ہے پڑتا ہے اور اس اسم کو مبین کہتے ہیں اگر جملہ بیانیہ مبین کی ذات کا بیان ہے تو اس جملے سے مبتدأ
 کا حذف کرنا اولیٰ ہے جیسے مصرع کجارت یاری کہ جان من است یعنی کجارت یاری کہ او جان من است
 ترکیب اسکی یون کہاجا ہے جان من خبر مبتدأ محذوف کی مبتدأ محذوف لفظ او ہو مبتدأ خبر کے ساتھ
 ملنے جملہ اسمیہ ہو کے بیان پڑا یا کیا یا ساتھ بیان کے ملنے فاعل ہو ارفٹ کا رفت فعل ساتھ فاعل
 ملنے جملہ فعلیہ ہو اگر جملہ بیانیہ مبین کی ذات کا بیان نہ ہو بلکہ مبین کے متعلق کا بیان ہو تو اس
 مقام میں مبتدأ کو حذف نہیں کرتے بلکہ اس جملے میں ایک ضمیر لاتے ہیں کہ پھرتی ہے مبین کی طرف
 رفیق من سوار است کہ اس پیش کیفیت است اسب مبتدأ مضاف ضمیر من کی کہ پھرتی ہے سوار کی طرف
 مضاف الیہ کیفیت خبر است علامت جملہ اسمیہ کی مبتدأ خبر کے ساتھ ملنے بیان ہو ا سوار کا سوار مبین
 اپنے بیان کے ساتھ ملنے خبر ہوئی رفیق من کی رفیق من مبتدأ ساتھ خبر کے ملنے جملہ اسمیہ ہو اس جملے
 میں اسب کا بیان ہے کہ متعلق ہے سوار سے سوار کی ذات کا بیان نہیں اور جملہ بیانیہ جملہ اسمیہ بھی ہوتا ہے
 اور جب جملہ فعلیہ بھی ہوتا ہے جیسے مصرع شنیدم کہ شاہ پور دم و کوشید کہ شنیدہ فعل در او سپر زارہ شاہ پور
 فاعل دم مفعول فعل ساتھ فاعل اور مفعول کے ملنے جملہ فعلیہ ہو کے بیان ہو این محذوف کا یعنی شنیدم
 این کہ شاہ پور دم و کوشید سنسی شنیدہ بیات کہ شاہ پور نے دم کہنیوا یعنی خاموش رہا و جس طرح کہ کاکہ
 پوری بات نمواور سننے والے کو اس سے پورا فائدہ حاصل ہو یہ کرب لئی فرغ ہو یہ ہر ایک کے بیان کی ایک فصل ہے

فصل مرکب اضافی کے بیان میں

مرکب اضافی وہ ہو کہ میں اضافت پائی جائے اضافت کیا ہو نسبت کرنا ایک اسم کا دوسرے اسم کی طرف نسبت لگانا گو کہتے ہیں جس اسم کو لگاتے ہیں دوسرے اسم کے ساتھ اس اسم کو مضاف کہتے ہیں اور جس اسم کی طرف نسبت کرتے ہیں اس کو مضاف الیہ کہتے ہیں اور فائدہ اضافت کا یہ ہے کہ مضاف عام سے خاص ہو جاتا ہے جیسے غلام زید غلام زید کا غلام کا لفظ عام تھا ہر ایک غلام کو غلام کہہ سکتے تھے جب اس غلام کے لفظ کو زید کی طرف نسبت کیا اور کہا غلام زید یعنی غلام زید کا وہ غلام کا لفظ خاص ہو گیا زید ہی کے غلام کو غلام زید کہینگے اور کسی کے غلام کو نہ کہینگے اور فارسی کی ترکیب میں مضاف کے آخر کسرہ علامت اضافت کی ہے جیسے غلام زید میں غلام کے میم کا کسرہ اور حذف کرنا اس کسرے کا دیت نہیں مگر بعض الفاظ میں استادوں نے روا رکھا ہے جیسے لفظ صاحب اور لفظ سران دونوں لفظوں پر کسرہ نہ بڑھنا فصیح ہے جیسے صاحب دل اور سربل پوشیدہ نسبت سے جس کلمے کے آخر ہائی ہو اور اس کلمے کو مضاف کریں تو متقدمین اس کے آخر سے کسرے کا حذف کرنا مضائقہ نہیں جانتے تھے مگر متاخرین اس کو غیر فصیح سمجھتے ہیں یا در کھو کہ ہندی میں علامتیں اضافت کی تو ہیں باہتبا تینوں قسم مضاف کے اور تینوں قسم مضاف الیہ کے تین قسم مضاف کی یہ ہیں واحد مذکر اور جمع مذکر اور مؤنث اسطر مضاف الیہ ضمیر مخاطب یا مستکلم ہو جیسے میں اور تو اور شما یا مضاف الیہ لفظ خود ہو یا خود کا مرادف ہو جیسے لفظ خویش اور تہی فوغانی کہ خود کے معنی میں ہے یا مضاف الیہ کوئی اور لفظ سو ان دونوں قسموں کے ہواں تقریباً ہر ایک قسم مضاف کا باعتبار تین قسم ہونے مضاف الیہ کے تین قسم ہو گا پس مضاف کی تینوں قسموں سے نو قسمیں ہونگی ہر ایک قسم کی ایک ایک علامت ہندی میں مقرر ہے ان لفظوں میں گرا اور سے بیای مجبول اور ری بیای معروف اور نا اول سے بیای مجبول اور نی بیای معروف اور کا اور سے بیای مجبول اور کی بیای معروف سب قسمیں مضاف کی اور مضاف الیہ کی اور علامتیں اضافت کی ہے ہندی میں نہیں اور مثالیں ہر قسم کی اس جدول سے واضح ہوگی جدول یہ ہے

اقسام مضاف	من ماضی	خود خویش و مراد خود	سوائے من ماضی خود خویش و مراد خویش
واحد مذکر	غلام من غلام میرا	غلام خود غلام اپنا	غلام زید غلام زید کا
جمع مذکر	غلامان من غلام میرے	غلامان خود غلام اپنے	غلامان زید غلام زید کے
مؤنث	کتاب من کتاب میری	کتاب خود کتاب اپنی	کتاب زید کتاب زید کی

کسرہ آخر مضاف کے اگرچہ علامت اضافت کی ہے لیکن کسی مقام میں نہ پڑھا چاہیے اور نہ مثنوی سے
 ایک مقام اضافت مقلوب کا ہے اضافت مقلوب اسے کہتے ہیں کہ مضاف الیہ مضاف کے اوپر
 مقدم ہو جیسے جہان شاہ لفظ شاہ مضاف ہے اور خواہ لفظ جہان مضاف الیہ ہے مقدم اور جہان شاہ
 اور شاہ جہان کے ایک ہیں دوسرا مقام وہ ہے کہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ ہو جیسے غلام مشر اور
 غلامت اور غلام اس مقام میں آخر مضاف کے فتح پڑھنا واجب ہے جیسے غلام کا میں تینوں جگہ
 مفتوح ہے اور غلام مضاف ہے میں اور تاسی فوقانی اور میں تینوں ضمیرین مجرور مضاف الیہ میں تیسرا مقام
 وہ کہ آخر مضاف الیہ کے لفظ را علامت اضافت کی ہو خواہ مضاف الیہ متصل مضاف کے ہو خواہ
 فاصلے سے ہو خواہ آگے ہو خواہ پیچھے ہو جیسے غلام زید را اور زید را غلام اور زید را میں غلام اور
 تو غلام ہستی زید را ان سب مثالوں میں غلام مضاف ہے اور زید مضاف الیہ ہے اور لفظ را علامت
 اضافت کی ہے پوشیدہ ترجمے کے کہ اضافت کی علامتیں ہندی میں سب بیان ہو گئیں جب کہ تم
 فارسی عبارت کا ترجمہ ہندی میں کرو گے جس لفظ کے ترجمے کے ساتھ ان نو علامتوں میں سے
 کوئی علامت ہو وہی شبہ جہان لو کہ یہ مضاف الیہ ہے جیسے غلام زید ترجمہ کا غلام زید کا لفظ کا اضافت
 کی علامتوں میں سے آخر زید کے پایا معلوم ہو کہ زید مضاف الیہ ہے جب مضاف الیہ معلوم کر لیا مضاف

معلوم کر لے کیوں سطر مضاف الیہ کے ترجمے کے ساتھ جو علامت اضافت کی ہندی میں ہو ملا کے لفظ
 کیا یکجا ف تازی او سپر زیادہ کہ وجہ لفظ او سکا جواب اوس عبارت میں ہو سکے وہی اوس مضاف الیہ کا
 مضاف ہو خواہ مضاف الیہ کے متصل ہو خواہ فاصلے سے ہو خواہ لگے ہو خواہ پیچھے ہو جہاں کہیں ہو گا
 معلوم ہو جاوے گا جیسے غلام زید میں معلوم کیا تھا کہ زید مضاف الیہ ہے جبکہ علامت اضافت کی اوس کے ساتھ ملائی
 او لفظ کیا یکجا ف تازی مکرور زیادہ کیا یعنی کہا کیا زید کا تو بیشک جواب ہے سکا غلام ہی معلوم ہو غلام مضاف
 اس طرح سے مال خود ترجمہ کا مال پنا لفظ نا اضافت کی علامتوں میں ہے جو خود کے ترجمے کے ساتھ پایا معلوم ہو کہ
 لفظ خود مضاف الیہ ہے جب خود کے ترجمے کے ساتھ وہی لفظ نا ملا کے لفظ کیا یکجا ف تازی مکرور زیادہ کیا یعنی
 کہا کیا اپنا تو جواب او سکا لفظ مال ہو گا پس مال کو مضاف جانو اور ماخذ اس صرح کے ع بر الیغنیتم خاطر از شام دروم
 او ٹھکانی میری خاطر شام دروم سے بر الیغنیتم کے آخر جو سیم ہو او سکا ترجمہ ہوا میری بیا ہی معروف در آخر پس سبب
 لفظاری کے کہ علامت اضافت کی ہے معلوم کیا کہ وہ سیم مضاف الیہ ہے جبکہ کیا میری کہا تو جواب او سکا
 خاطر معلوم ہو کہ لفظ خاطر مضاف ہو اگرچہ مضاف الیہ کے بعد واقع ہو یا در کھو کہ نہ میری جو متصل جو مضاف
 ہو ضرور نہیں کہ مضاف سے لگی ہوئی ہو اگر مضاف سے لگے پانچھے یا فاصلے سے او کسی کلمے کے ساتھ لگی ہوئی
 ہو کچھ مضائقہ نہیں استا دون کے کلام میں بیشتر واقع ہو پوشیدہ نہ ہے کہ اقسام اضافت کے معنی کی
 راہ سے بہت ہیں اونہیں سے کئی قسم اضافت کی کہ دریافت کرنا اونکا ضروری ہو بیان کرنا ہوں میں کیسے
 قسم یاد رکھو ذکر اقسام اضافت باعتبار معنی کے کئی قسم ہوا ضافت تخصیصی ہو اور تملیکی ہو
 اور تزییمی ہو اور تسمینی ہو اور تشبیہی ہو اور اپنی ہو اور ظنی ہو اب ہر ایک بیان سنا و خوب در کھو ضافت
 تخصیصی وہ ہے کہ مضاف خاص کیا جاوے واسطے مضاف الیہ کے جیسے یار من یعنی یار خاص میرا
 سردار من یعنی سردار خاص میرا ضافت تملیکی وہ ہے کہ ملوک گونا گوں کی طرف مضاف کرن جیسے
 قصر شاہ مال بادشاہ اسپل امیر باغ وزیر لفظ قصر ملوک ہو اور مضاف ہو اور شاہ مالک ہو اور ضافت
 تزییمی ہو اسی طرح سے مال بادشاہ اور اسپل امیر اور باغ وزیر با ضافت توضیحی وہ ہے کہ مضاف کو
 مضاف الیہ واضح کر دے جیسے شہر بانی لفظ شہر سے توضیح حاصل نہ تھی بریلی کے کہنے سے واضح ہوا

کہ اس شہر کا ذکر ہو کہ جس کا نام پہلی ہی سطر سے دریا سے گنگ اور کتاب گلستان اور باد شمال اور زرخ آباد
 اور سنگ مفاطیس علی ہذا القیاس اضافت تشبیہی کہ جس کو بیانی کہتے ہیں وہ ہے کہ مضاف الیہ بیان
 مضاف کا ہو جیسے سب سے آہن معلوم تھا کہ سب کا ہے کی ہو مضاف الیہ کے بیان کرنے سے معلوم ہوا
 کہ آہن کی ہو سطر سے انگشتی طلا اور طشت نقرہ اور تخت چوب اضافت بیانی میں مضاف و مضاف
 ایک جنس سے ہوتے ہیں جیسے سب سے آہن اور آہن ایک جنس ہیں اضافت تشبیہی کا دریافت کرنا موقوف ہو
 اوپر دریافت کرنے تشبیہ کے تشبیہ کیا ہو ایک چیز کو دوسری چیز کے مانند کرنا یعنی یہ کہنا کہ یہ چیز
 فلانی چیز جیسی ہو جیسے کہ آنگھہ نرگس جیسی ہو جس کو تشبیہ دیتے ہیں اور کو شبہہ ساتھ باسی موصوفہ
 مفتوحہ کے کہتے ہیں جیسے آنگھہ کا لفظ بچھلی مثال میں اور شبہہ کو جس چیز کے ساتھ تشبیہ دیتے ہیں
 اور کو شبہہ بہ کہتے ہیں جیسے نرگس کا لفظ اوس مثال میں پوشیدہ نہ ہے کہ اضافت تشبیہی شبہہ
 مضاف کرنا ہو شبہہ کی طرف جیسے نرگس چشم نرگس مشبہ بہ ہو اور مضاف اور چشم مشبہ ہو اور ظرف
 معنی اسکے یہ کہ آنگھہ مانند نرگس کے ہو سطر سے مار زلف یعنی زلف کہ ساتھ جیسی ہو اور سطر سے
 چاہ غبغ اور سب زرخ اور لعل لب یعنی غبغ خند چاہ کے اور زرخ مانند سب کے اور لب مانند لعل کے
 اضافت انہی وہ ہو کہ بیٹے کے نام کو باپ کے نام کی طرف مضاف کریں اور عربی میں بن اور بن
 بیٹے کو کہتے ہیں جیسے عباس علی یعنی عباس بن علی اور خالد ولید یعنی خالد بن ولید اضافت ظرفی
 اضافت منظوف کی ہو ظرف کی طرف ظرف دو قسم ہو ظرف مکان اور ظرف زمان پیشتر اس کا بیان ہو چکا
 منظوف وہ ہے کہتے ہیں جو ظرف مکان میں یا ظرف زمان میں واقع ہو جیسے آب دریا آب منظوف معنا
 دریا ظرف مکان مضاف الیہ سطر ساکن شہر اور جیسے سردی زمستان لفظ سردی منظوف
 مضاف زمستان ظرف زمان مضاف الیہ سطر گرمی تابستان اگر مضاف اور مضاف الیہ میں
 کچھ لگاؤ حقیقت میں ہو جیسے اضافت تلمیحی میں لگاؤ ملکیت کا اور اضافت تخصیصی میں لگاؤ موصوفہ کا
 اور اضافت توضیحی میں لگاؤ توضیح کا اور اضافت بیانی میں لگاؤ تمہید کا اور اضافت تشبیہی میں
 لگاؤ تشبیہ کا اور اضافت انہی میں لگاؤ ثابت کا اور اضافت ظرفی میں لگاؤ ظرفیت کا اور اس کو

اضافہ تحقیق کہتے ہیں اگر مضاف اور مضاف الیہ میں کچھ لگاؤ حقیقت میں نہ ہو جیسے سر ہوش
 پای فکر یعنی سر ہوش کا یونہی فکر کا شاعر نے اپنے خیال میں ہوش اور فکر کو ایک شخص صاحب اور صاحب قدم
 قرار دیا ہے اور سر کو ہوش کی طرف اور قدم کو فکر کی طرف مضاف کیا ہے حقیقت میں سر کو ہوش کے ساتھ
 اور قدم کو فکر کے ساتھ کچھ لگاؤ نہیں اس اضافہ کو مجازی کہتے ہیں اور اسی کو استعارہ بھی کہتے ہیں
 اقسام استعارہ کے اور تشبیہ کے بہت ہیں اس مختصر میں ان کے بیان کی گنجائش نہیں صرف نام تشبیہ کا اور
 استعارے کا لکھ دیا ہے فائدہ اگر مضاف کے اوپر ایک مضاف اور ہوا اسکے ہندی ترجمے میں اور ایک علامت
 اضافہ کی موافق اور پورے مضاف کی پہلی علامت کے بعد زیادہ کر بن لیکن جہاں کہیں پہلی علامت کے آخر
 الف ہو وہ الف یای مجہول سے بدل چاہیے جیسے برادر زید اور برادر من اور برادر خود ترجمہ انکا
 بھائی زید کا اور بھائی میرا اور بھائی اپنا ان سب کے آخر الف ہی جب انپر ایک مضاف اور ہوا
 غلام برادر زید غلام برادر من غلام برادر خود ترجمہ انکا یونہی ہو گا غلام بھائی زید کے کا غلام
 بھائی میرے کا غلام بھائی اپنے کا پوشیدہ ترجمہ کہ مضاف اور مضاف الیہ ترکیب میں حکم ایک کے کا کہتے

فصل مرکب وصفی کے بیان میں

وہ ہے کہ جس میں ایک اہم موصوف ہو اور دوسرا اسم او کی صفت ہو موصوف وہ ہے کہ جسکی بھلی
 یا بُری صفت کی جاوے اور صفت وہ ہے کہ جس سے بھلائی یا بُرائی موصوف کی دریافت ہو
 پوشیدہ ترجمہ فارسی میں مضاف اور مضاف الیہ کے پڑھنے میں اور موصوف اور صفت
 کے پڑھنے میں کچھ فرق نہیں وہاں مضاف کے آخر کسرہ پڑھتے ہیں یہاں موصوف کے
 آخر جیسے مردوانا لفظ موصوف کسرہ مردکی وال کا علامت موصوف کی اور لفظ دان صفت
 اس موصوف کی اور کہتے ہیں مقدمین موصوف کے آخر یای مجہول لکھا کرتے تھے کہ ترکیب
 وصفی اور ترکیب انسانی میں فرق ہوتا آخرین نے اسکو موقوف کیا لیکن بعض بعض کتابوں میں
 چاروں پہلوں سے سو برس کی لکھی ہوئی دیکھنے میں آئی اور میں آخر موصوف کے یای مجہول نظر نہ آئی
 معلوم ہوا کہ آخر موصوف کے یای مجہول لکھنا درست نہیں ترکیب وصفی کے پہچانے کیونکہ

لازم ہے کہ اگر موصوف واحد مذکر ہو تو لفظ کیسا اور اگر جمع مذکر ہو تو لفظ کیسے بیامی مجہول در آخر
اور اگر مؤنث ہو تو کیسی بیامی معروف در آخر موصوف کے ساتھ ملاؤ صفت کا کلمہ اور سکا جواب ہوگا
جیسے مرد انا جب کہو گے کیسا مرد جواب و سکا دانا ہوگا تو دریافت ہوگا کہ یہ ترکیب وصفی ہی اور لفظ
انا صفت ہی اگر جواب درست نہ پڑتا تو جانتے ترکیب اصنافی ہی مخفی نہ رہے اکثر صفت میں وہ اسم
واقع ہوتا ہے کہ لغت بنانے والے نے اسکو صفت کے معنی کے واسطے بنایا ہے جیسے اسم فاعل
اور اسم مفعول اور وہ اسم جسکے ہندی ترجمے میں لفظ والا آسکے جیسے نیک اور بدتر جہاد سکا نیکی والا
ادب ہی والا اور مرد نو لیسندہ میں مرد موصوف نو لیسندہ صفت او سکی سید ہے بخت گشتہ اور نیک
اور مرد بد او کبھی اسم جنس بھی صفت واقع ہوتا ہے وہاں بیشتر معنی تشبیہ کے ہوتے ہیں جیسے لب
لب موصوف لعل نام ایک جنس کا ہے جو ہا ہر کی جنسوں میں سے معنی اسکے لب کہ مانند لعل کے سرخ اور
شفاف ہے حقیقت میں لب موصوف اور تشبیہ لعل صفت اور تشبیہ بہ ہی پوشیدہ نہ رہے کہ موصوف
صفت کے اور اکثر مقدم ہوتا ہے جیسے مذکور ہوا اور کبھی صفت کو موصوف کے اور لائے ہیں اس حالت
کہ موصوف کے آخر پڑھا نہیں جاتا اس کیب میں معنی کے واسطے یہ دیکھنا ضروری کہ موصوف کی اس
ذات سے تعلق رکھتا ہے یا نہیں رکھتا بذات خود قائم ہے اگر تعلق کسی اور ذات سے نہیں رکھتا بنا مجہول
قائم ہے ترکیب کے اولیٰ معنی نہیں ہر لینگے جیسے مرد نیک اور نیک مرد میں موصوف ہی بزرگ
قائم اور نیک صفت ہی معنی دونوں کے ایک میں اگر موصوف بذات خود قائم نہیں بلکہ تعلق اور کسی ذات
رکھتا ہے اور اس وقت یہ موصوف اور صفت اوس ذات کی صفت ہونگے کہ جس سے یہ موصوف تعلق کو تعلق
جیسے روسے خوب رو موصوف اور خوب او سکی صفت جب ہم نے صفت کو موصوف کے اور مقدم کیا
اور کہا خوب رو یہ لفظ خوب رو صفت او سکی ہوگا کہ جس سے رو تعلق رکھتا ہے ہی خبر وہ شخص ہے کہ جسکا
رو خوب ہے اور جیسے لعل لب کہ لام آخر کا لعل کے کسو نہیں او سکو کہینگے کہ جسکا لب مانند لعل کے ہی اور
خوشنودہ شخص ہے کہ جسکی خوشنودہ ہے اور نیک نیت وہ شخص ہے کہ جسکی نیت نیک ہے اور قد وہ شخص ہے کہ
جسکا قد سر و جیسا ہے اور چشم وہ ہے کہ جسکی چشم آہو جیسی ہے ترکیب فارسی میں بیشتر برونال میں لکھا ہے

مخفی نہ رہے کہ صفت کئی طرح سے آتی ہے ایک تو یہ کہ صفت مفرد ہو جیسے مردانا مرد و موصوف دانامفرد
 اور صفت ہی و اکثر یہ کہ صفت مرکب ہو مگر کئی نوع ہیں ایک کہ مرکب تکریب اضافی ہو جیسے مردانسی زبان
 مرد و موصوف دانہ مضاف اور زمان مضاف الیہ دونوں کے صفت ہوئی موصوف کی اور جیسے یا اور جزیب
 یعنی یا ز فریبندہ دل فریب بعض فریبندہ مضاف دل مضاف الیہ دونوں کے صفت ہوئی موصوف کی
 دوسرے یہ کہ صفت مرکب وصفی اور لٹا ہوا ہو جیسے یا ز خوشخویار موصوف خوشخو مرکب وصفی اور لٹا ہوا
 ذکر ہو چکا ہے صفت ہی یا رکی اس طرح سے یا ز خوش تقریر تیسرے یہ کہ صفت اور لٹا ہوا جملہ اسمیہ بیانیہ ہو
 وہ اس طرح سے ہے کہ جملہ اسمیہ بیانیہ ظنون سے کاف بیانیہ سر جملہ اور ضمیر کہ پھرتی ہے موصوف کی طرف یعنی لفظ
 او اور لفظ است کہ علامت جملہ اسمیہ کی ہے یہ تینوں کے حذف کر کے مبتدا اور خبر کو مقلوب کرین یعنی اور
 خبر کو مقدم کرین اور مبتدا کو مؤخر جیسے شہید تسم دیت عشوہ خون بہا بقسم دیت جملہ اسمیہ بیانیہ اور لٹا ہوا
 صفت ہے شہید کی اس طرح سے عشوہ خون بہا بھی اصل اسکی یہ ہے شہید کہ دیت اور قسم است و خون بہا اور
 عشوہ است جب کاف بیانیہ سر جملہ اور ضمیر او اور لفظ است حذف کر کے مبتدا اور خبر کو اول دیت یا شہید تسم
 عشوہ خون بہا ہو گیا یا اور کھو کہ صفت اور موصوف کے بیچ میں اور کوئی کلمہ فاصل نہیں ہوتا مثال میں کہ زید
 مرویت نیک لفظ نیک کو عطف بیان یا بدل کہا جا ہے مرد سے کے لفظ سے بدل کا اور عطف بیان کہ کو اول
 فصل میں آویگا یا مرد کو مبین کہ او اور نیک لفظ مفردا و سکا بیان یا اصل اسکی یہ کہ زید مرویت کا و نیک است
 موافق فارسی کے قاعدے کے جملہ بیانیہ میں سے لفظ او کہ مبتدا تھا حذف کیا بعد اسکے کاف بیانیہ
 اور لفظ است بھی دور کیا زید مرویت نیک رہ گیا ترکیب یون کہ زید مبتدا مرد سے مبین اور نیک
 بیان اور سکا مبین اور بیان کے خبر ہو ابتدا اور خبر کے جملہ اسمیہ ہو اور لفظ است نشان ہے جملہ اسمیہ کا

فصل بدل اور مبدل منہ کے بیان میں

بدل منہ وہ اسم ہے کہ اس کے بعد ایک اسم اور سکا بدل واقع ہوا اور معنی میں جو مقصود مبدل منہ سے ہے
 وہی بدل ہے ہوتا ہے اور ترکیب میں بدل اور مبدل منہ کے حکم ایک کے کارکتے ہیں جیسے زید اور زید
 زید مبدل منہ اور زید بدل ہے اور بدل اور مبدل کو ملا کے فاعل سمجھا گیا اور جیسے شاہ و مبدل

شاہ مبدل منہ اور عباس بدل اور آخر مبدل منہ کے کسر نہ پڑھا چاہیے شاہ عباس میں شاہ کی سہ کو
 کسو پڑھنا غلط ہے بل مبدل منہ میں اور صفت موصوف میں یہی فرق ہے مبدل منہ کا آخر کس کو نہیں چہ
 موصوف کا پڑھتے ہیں بعضہ بدل کو عطف بیان کہتے ہیں اور بعضہ بدل میں اور عطف بیان میں پڑتی
 کرتے ہیں کہ بدل اور مبدل منہ میں مقصود مبدل منہ نہیں صرف بدل سے ہوتا ہے اور عطف بیان میں ان
 مقصود ہوتے ہیں جیسے امام من علی اسد اللہ است اسد اللہ عطف بیان ہے جو علی کا اور مقصود علی کے
 لفظ ہے یہی ہے اور اسد اللہ کے لفظ سے بھی یعنی امام میرا وہ علی ہے کہ جس کا خطاب اسد اللہ ہے

فصل مستثنیٰ اور مستثنیٰ منہ کے بیان میں

مستثنیٰ وہ اسم ہو کہ بعد لفظ استثناء کے واقع ہو فارسی میں استثناء کا نام لگا اور جز ہے اور عربی میں
 الا یہ کہ فارسی میں بھی مستعمل ہے استثناء کے معنی الگ کرنا ایک چیز کا کسی چیز میں سے بالکل گنا
 شخص کا جمع سے جو چیز یا جو شخص الگ کیا گیا ہو اسے مستثنیٰ کہتے ہیں اور جن میں سے مستثنیٰ کو الگ
 کرتے ہیں اسے مستثنیٰ منہ کہتے ہیں مستثنیٰ اور مستثنیٰ منہ کے حکم ایک جگہ کہتے ہیں جیسے آمدند
 ہمہ دوستان مگر زید ترجمہ آئے سب دوست مگر زید یعنی زید نہیں آیا اور جیسے زوم ہمہ دشمنان
 مگر زید را ترجمہ مارا میں سب دشمنوں کو مگر زید کو یعنی زید کو نہیں مارا زید پہلی مثال میں ہے دونوں
 الگ ہو گیا کہ سب آئے وہ نہیں آیا اور دوسری مثال میں سب دشمنوں سے الگ ہوا کہ سب کو مارا اور کو
 نہیں مارا ترکیب اسکی یہ ہے آمدند فعل مگر لفظ استثناء زید مستثنیٰ اور ہمہ دوستان مستثنیٰ منہ پس مستثنیٰ
 اور مستثنیٰ منہ کے مجموعہ فاعل ہوا آمدند کا پس فعل فاعل کے ساتھ ملکہ جملہ فعلیہ ہوا دوسری مثال کی
 ترکیب یہ ہے زوم فعل فاعل مگر لفظ استثناء کا زید مستثنیٰ اور دشمنان مستثنیٰ منہ پس مستثنیٰ اور مستثنیٰ
 منہ کے مجموعہ مفعول ہوا فعل کا فعل فاعل مفعول کے ساتھ ملکہ جملہ فعلیہ ہوا اور جیسے آمد رقم جز
 زید بیان رقم مستثنیٰ منہ اور زید مستثنیٰ ہے اور کبھی مستثنیٰ منہ محذوف بھی ہوتا ہے جیسے یاد میں جز زید یعنی یاد
 میں جز زید ترجمہ نہ آیا کوئی میرے پاس سوا زید کے لفظ زید مستثنیٰ اور کہتے مستثنیٰ منہ محذوف ہے اور جیسے زوم
 جز زید یعنی زوم کسی را جز زید ترجمہ نہ مارا میں لیکو سوا زید کے کہتے مستثنیٰ منہ محذوف ہے اور زید مستثنیٰ

فصل اسمی اشارت کے بیان میں

اسمی اشارت وہ اسم ہیں کہ بنا کیا ہو اور نکلوا سوا سوا سے کہ انسان اور انہوں کے ساتھ اشارتیں جو کہ
 کی طرف اشارت ساتھ اعضا کے کہ سے محسوس وہ ہے جو دیکھا بھالا جاوے یا سنا جاوے اور اشارت وہ ہے جو کہ
 جس کی طرف اشارہ کریں چنانچہ لفظ آن کہ واسطہ و در کی اشارت کے ہے جیسے آگس آن اسم اشارت اور
 کس مشابہت لیا اور لفظ این واسطہ نزدیک کی اشارت کے ہے جیسے این مرد این اسم اشارت مرد اشارت لیا
 پوشیدہ نہ ہے کہ ضمیر غائب میں اور اسم اشارت اول میں یہ فرق ہے کہ ضمیر غائب کی اشارت طرف
 محسوس کے اور ساتھ اعضا کے نہیں بلکہ اشارت طرف سنی کے ہے وہ سنی کہ پیشتر مذکور ہو چکے ہیں اور اسم
 اشارت کی اشارت بخلاف اس کے ہے جیسا کہ معلوم کیا ہے مخفی نہ ہے کہ اسم اشارت اور اشارت لیا کے حکم
 ایک کے کارکتے ہیں جیسے زن این زرد را ترکیب اس کی بزن فعل با فاعل کہ این اسم اشارت ذریعہ اشارت
 اسم اشارت ساتھ اشارت لیا کے ملنے مفعول ہوا اور لفظ را علامت مفعول کی ہے فعل با فاعل مفعول کے
 ساتھ ملنے جملہ فعلیہ ہوا اور چنان اور چن این اسل میں چن آن اور چن این ہے چون کلمہ
 تشبیہ کا آن اور این اسم اشارت ہیں ان کے بعد چنان اور چن کے جملہ بیانیہ ہوتا ہے

فصل جار اور مجرور کے بیان میں

جار علی میں وہ حرف ہیں کہ جس اسم پر آتے ہیں اس کو جریہ کہتے ہیں ان میں زکویر یا ہی نعمانی اور جار کے
 معنی زبردینے والا اور جس اسم کو زبردیتے ہیں اس کو مجرور کہتے ہیں ان حرفوں کے فارسی ترجمے کو بھی
 جا کہتے ہیں وہ حرف فارسی میں یہ ہیں ابراہی ۲ ہر سہ پی معنی ہلای ان میں ان حرفوں پر لفظ از بھی لانا تاکہ
 جیسے از برای خدا اور زہر من اور از پی تو ہم جس حرف پر کسی باسی موصد بھی لانا ہوتی ہے جیسے بز توہ چو اور چن
 کہ تہیہ کے معنی میں ہوا باسی موصد ۷ در اولند ہر ۱۹ از اتا ۱۱ با ۱۲ را وہ را کہ برای کے معنی ہیں اور جار
 متعلق کہتے ہیں فعل سے فعل کے شبہ سے فعل کا شبہ مصدر اور اسم فاعل اور اسم مفعول اور وقت ہے وقت تو اسم
 ہے جو بعض میں کسی شخص کے کسی چیز کے جیسے نیک اور بد اور خوب اور بد اور نیک اور بد اور نیک اور بد اور
 یہ تو اسم ہلای تو ترکیب اس کی یہ تو اسم فعل فاعل اور جار اور مجرور ہوا اور جار متعلق فعل کے معنی ہوا

اسم اشارت کی طرف اشارت ہے جو کہ اشارت لیا کے ساتھ ملنے جملہ فعلیہ ہوا اور چنان اور چن کے جملہ بیانیہ ہوتا ہے

سماحہ متعلق کے نیکے جملہ فعلیہ ہوا سبط حصے ندیم جز تو اور کاری و ایم بقا اور رقم در بازار اور نشست تم نسبت
 اور رقم از تری تا دہلی اور خدا را بر من مکن بنیشتا ترکیب اسکی یہ ہی بنیشتا فعل با فاعل با جا لفظ خاصہ اور مجرور اور بنیشتا
 من موصوف مسکین صفت صفت اور موصوف نیکے مجرور ہو جا کے جا را مجرور متعلق ہو سکے فعل کے فعل
 با فاعل ساتھ مفعول اور متعلق کے نیکے جملہ فعلیہ ہوا اور زید نو سیدہ است بقلم ترکیب اسکی یہ ہی زید بنیشتا نو سیدہ
 خبر است نشان جملہ اسمیکہ پای موصوہ جا قلم مجرور جا مجرور متعلق نو سیدہ کا شبہ فعل کا ہو متدا اور خبر نیکے جملہ
 ہوا یاد رکھو کہ جا را مجرور نیکے حکم حرف کا رکھتے ہیں فاعل اور مفعول اور مضاف الیہ اور مبتدا اور خبر نہیں ہو سکتے
 پوشیدہ نہ رہے جس عبارت میں جا را مجرور ہوں فعل اور شبہ فعل کا ہو وہ ان فعل کو یا فعل کے مشبہ کو
 پیدا کرتے ہیں جیسے ع نام چنانہ از جان آفرین : اس میں جا را مجرور ہیں فعل اور شبہ فعل کا نہیں ہیں اس صورت
 ابتدا میں کہم مقدر رکھتے ہیں اور جا را مجرور کو اس کے متعلق کہتے ہیں اور جیسے زید در خانہ است ایمان لفظ ثابت
 کہ اسم فاعل عربی کا ہو پیدا کرتے ہیں اصل اسکی یون ہی زید در خانہ ثابت است ترکیب اسکی یہ ہی زید مبتدا
 اور جا را خانہ مجرور است نشان جملہ اسمیہ کا جا را مجرور متعلق ثابت کے ہو کے خبر ہوئی مبتدا کی ابتدا ساتھ
 خبر کے نیکے جملہ اسمیہ ہوا فائدہ کبھی چا اور چون معنی مثل کے مضاف ہوتے ہیں اور ترکیب میں مانند کہم
 مبتدا اور خبر اور فاعل اور مفعول ہوتے ہیں جیسے زید چون شیر است یعنی زید مانند شیر است زید مبتدا اور چون معنی
 مانند مضاف شیر مضاف الیہ دونوں نیکے خبر ہوئی محضی نہ رہے جا را مجرور جو کے متعلق ہوتے ہیں اس کے
 اور جا را مجرور کے معنی آپس میں مربوط ہوتے ہیں اگر مربوط ہوں تو جانو کہ جا را مجرور اور اس کے متعلق
 نہیں اس صورت میں اور کوئی فعل یا شبہ فعل کا پیدا کر کے اس کے متعلق کر کو وہ معنی میں مربوط ہو

فصل موصول اور صلہ کے بیان میں

موصول وہ اسم ہی نا تمام کہ جب تک اس کے بعد ایک جملہ مذکور ہو اس قابل نہیں کہ مبتدا ہو یا خبر ہو یا فاعل ہو
 مفعول اور مضاف الیہ ہو اس کے صلہ کا نام ہے صلہ موصول کا اور صلہ کے سے یہ کاف مثل کاف بیانہ کے یا لفظ ضم
 ہو یا کو کا و کاف صلہ یا کاف خبر جملہ کہتے ہیں اسامی موصول یہ ہیں آنکا آنکا نہ ہر نہ کہ یہ چاروں نیکے صلہ ہوتا
 کہ ہیں انچہ ہر انچہ ہر چہ یہ مینوں کلے جیم فارسی اولے واسطہ اشبک کے ہیں اور یہی اسمی موصول کہ آخر

کسی اسم نکرہ کے ہوا اور اسکے بعد کاف صلے کا ہو جیسے کسی کہ کسانیکہ شخصی کہ امریکہ چیزیکہ اوس اسم کو بھی موصول جانو اور جس اسم نکرہ کے اوپر لفظ آن ہوا اور بعد اوس اسم کے کاف صلہ کا ہو وہ بھی موصول ہے جیسے ع آنکس کہ مرا کیست بانا ہمیشہ اور صلے میں ایک ضمیر بھی ہوتی ہے کہ موصول کی طرف پھرتی ہے پوشیدہ نہ ہے آن جو موصول کا ہوا اسکے اور یا ہی موصول کے معنی ایک ہیں اور انکے واسطے جمع کے لائے ہیں مثالیں سب کی بیان کرنا ہوں اور ایک مثال کی ترکیب بیت آنکہ در آدم و میدہ روح را ہوا اور طوفان بناتے نور را ہر ترکیب اسکی یہ ہے آن موصول کاف صلے کا و میدہ فعل ماضی قریب ضمیر اسکیں پھرتی موصول کی طرف فاعل بہ فعل کا روح مفعول لفظ را علامت مفعول کی و روح را آدم مجرور متعلق فعل کے فعل ساتھ فاعل اور مفعول اور متعلق کے ملنے جملہ فعلیہ ہو کے صلہ پڑا موصول کا موصول ساتھ صلے کے ملنے مبتدا ہوا اور موصول صلہ ہو کے خبر نوا مبتدا ساتھ خبر کے ملنے جملہ اسمیہ ہوا اسیلحہ ترکیب ان مثال کے

بیتوں کی کچھ آیات	آنا لکھا خاک را بنظر کہیا کند	آیا بود کہ گوشہ چشمی جا کند	ہر آنکہ تخم بدی کشت ہم کجاست
دماغ ہیوہ بخت و آل مطلق	ہر کہ آمد عمراتی نوساخت	رفت نزل بگری می پروا	انچا گوشت غیر آن کردن
نیست خودی بجز زبان کون	ہر چہ کہ می بایرت پیش گیر	سزا نداری سرخوش گیر	انکس کہ مرا باکشت باز پیش
مانا کہ دانش بنوش گزشتہ خوش	کسی کش ظلم ز در جهان	بر آورد و انا لیل عالم فغان	کسانیکہ نین باہر گزشتہ اند
بوقت و بسیار گزشتہ اند	غیریکہ برفتنہ باشد سرش	میانار و بیرون کن از لشکرس	پوشیدہ نہ ہے

بھی موصول کو حذف بھی کرتے ہیں چنانچہ بعد حرف ندا کے جیسے ایکہ اصل میں تھا امی آنکہ آن کو حذف کیا جیسے حمسہ ایکہ در ذات خویش منفردی بصفات کمال متحدی پس و رفتہ ہم سپاہ ہری یا حبیب اللہ خدیو بیدی ماجوری سواک سندی اور ہر کہ مخفف ہر آنکہ کا ہوا اور ہر کہ مخفف ہر آنچہ کا مخفی ہے کہ صلے میں ضمیر کبھی فاعل واقع ہوتی ہے اور کبھی مفعول کبھی مضاف ایہ کبھی مبتدا ان سب میں ضمیر فاعل کی محذوف نہیں ہوتی اکثر و ضمیر ون کو حذف کر کے موصول کو اوکے قائم مقام کہتے ہیں اگر نہ مفعول کے ساتھ لفظ را نشان مفعول کا ہو تو وہ لفظ را بھی موصول کے ساتھ لگاتے ہیں یہ فاعل کی شان پہلی بیتوں میں گزری مثال ضمیر صلہ کہ بت را و میز و فست آنکہ تم گارت

گنگارست اصل اسکی آنکا و گنگارست گنگارست لفظاً و مبتدا ہی کہ حذف کیا اور موصول کو قائم مقام رکھا اور گنگار خبر بہ جملہ صلہ ہوا اور موصول ساتھ صلے کے ملکہ مبتدا ہوا اور گنگار خبر مثال ضمیر صلہ کہ مفعولست و محذوف بیت آنکہ فلک بسند عشق نشانہ ہر خاک و در دست را با این سخن از اصل اسکی آنکا اور فلک بسند عشق نشانہ ترکیب اسکی یہی آن موصول کاف صلے کا نشانہ فعل فلک فاعل اور ضمیر مفعول لفظ را نشان مفعول کا ضمیر مفعول کو یعنی لفظاً و کو حذف کیا موصول کو اور کے قائم مقام کیا یعنی مفعول قرار دیا اور لفظ را نشان مفعول کا اور کے ساتھ لگایا جو مفعول جا بسند مضاف عشق مضاف الیہ مضاف اور مضاف الیہ ملکہ مجرور ہو کے جار کے جار مجرور متعلق نشانہ کے نشانہ فعل ساتھ فاعل اور مفعول اور متعلق کے ملکہ جملہ ہو کے صلہ ہوا موصول کا موصول ساتھ صلے کے ملکہ مبتدا ہوا اور سراسر مصرع جملہ ہو کے خبر ہو مثال ضمیر و صلہ کہ مضاف الیہ است و محذوف بیت کسی را کہ اقبال باشد غلام ہو و میل خاطر لطافت ایام اصل اسکی یہی کسی کہ اقبال غلام او باشد کسی موصول کاف صلے کا باشد فعل ناقص چاہتا ہی سم اور خبر کو اقبال اور کا اسم غلام مضاف ضمیر اور مضاف الیہ اس ضمیر مضاف الیہ کو یعنی لفظاً و کو حذف کی کہ موصول کو اور کے قائم مقام کیا یعنی مضاف الیہ غلام کا قرار دیا جب کہ مضاف اور مضاف الیہ میں فاصلہ واقع ہو موافق قاعدہ فارسی کے لفظ را نشان مضاف الیہ کا آخر موصول کے لگایا مضاف اور مضاف الیہ ملکہ خبر ہوئی فعل ناقص کی فعل ناقص اسم اور خبر کے ساتھ ملکہ جملہ فعلیہ اور قبل بعضہ جملہ ہمیں ہو کے صلہ ہوا موصول کا موصول صلہ کے ساتھ ملکہ مبتدا ہوا اور سراسر مصرع جملہ ہو کے خبر پڑا اسلئے جسے ہی بیت کسی را کہ گردن کشی در دست ہ تو اضع از دو یا فتن خوشتر است ہ اصل اسکی کسی کہ گردن کشی در دست و لفظ سر مضاف ضمیر اور مضاف الیہ ہی سوا و کو حذف کیا موصول مضاف الیہ سر کا ضمیر یا مضاف جو مضاف الیہ سے دو پڑا اس واسطے لفظ را نشان مضاف الیہ کا موصول کے آخر لگایا جسے را ہو گیا گردن کشی مبتدا اور جار مجرور جار اور مجرور متعلق ثابت کے ہو کے خبر پڑی مبتدا کی مبتدا خبر کے ساتھ ملکہ جملہ ہمیں ہو کے صلہ ہوا موصول کا موصول صلے کے ساتھ ملکہ مبتدا ہوا

دو ہر لمصوح اور کسی خبر پر بھی یاد رکھو کہ موصول صیغے کے ساتھ ملے حکم ایک گلے کا رکھتا ہے موصول کے بنتا ہونے کی مثالین مذکور ہوئیں وہ مثال کہ جس میں موصول فاعل ہے یہ ہر آنگہ اور دست منست آمد فعل آن موصول کاف صیغے کا اور دست منست صیغہ ہے موصول اور صیغہ ملے فاعل ہوا آمد کا اور وہ مثال کہ جس میں موصول مفعول ہے یہ ہر یافتہ آنگہ کی جستم یافتہ فعل یا فاعل آن موصول کاف صیغے کا می جستم صیغہ موصول کا موصول صیغے کے ساتھ ملے مفعول ہے یا یافتہ کا اور وہ مثال جس میں موصول مضاف الیہ ہے یہ ہر آہ فلام آنگہ نامش زیدت آہ فعل غلام مضاف آن موصول کاف صیغے کا نامش زیدت جملہ صیغہ میں موصول ساتھ صیغے کے ملے مضاف الیہ ہر غلام کا مضاف ساتھ مضاف الیہ کے ملے فاعل ہوا آمد کا اور وہ مثال کہ جس میں موصول خبر ہوئی یہ ہر یار آنت کہ دیدی یار بنتا آن موصول کاف صیغے کا دیدی فعل یا فاعل صیغہ ہوا موصول کا موصول صیغے کے ساتھ ملے خبر ہوئی بنتا کی لفظ است نشان جملہ اسمیہ کا بنتا خبر کے ساتھ ملے جملہ اسمیہ ہوا

فصل عدد اور معدود کے بیان میں

عدد گنتی کو کہتے ہیں اور جس چیز کو کہتے ہیں اور معدود کہتے ہیں جیسے صدر و پیدہ صدر و پیدہ اور روپیدہ معدود ہے عدد اور معدود ملے حکم ایک گلے کا کہتے ہیں جیسے ہزار روپیدہ یعنی ہزار روپہ مفعول ہے ہر پیدہ ہم فعل یا فاعل حقیقت میں عدد صفت ہوتا ہے معدود کا اکثر مقدم آتا ہے معدود پر جیسے ہزار روپیدہ یعنی ایسے روپہ کہ ہزار ہیں اگر صفت اور موصوف کہیے جب بھی حکم ایک گلے کا کہتے ہیں ہندی کو تو تک گنتی ہندی اور فارسی کی یاد کرنا ضرور ہو اس جدول میں مندرج کردہ فائدہ عدد کے کہنے کے واسطے رقوم ہندی کی نو شکلین مقرر ہیں وہ یہ ہیں ایک سے نو تک ایک دو تین چار پانچ چھ سات آٹھ نو اور ان رقوم میں کہنے کے لیے مرتبہ مقرر ہیں جس مرتبہ کی رقم ہو اس مرتبہ میں لکھا جائیے اور جو نسبتہ خالی رقم سے ہو وہ ان نقطہ کو ہو سکھو کہتے ہیں لکھا جائیے مرتبہ مادہ کے بنے نہایت تھوڑے سے ہندی کے واسطے لکھتا ہوں زیادہ اس سے وہ حساب کی کتاب میں دیکھنے لگے گا

۱	از یک تانه	آحاد
۲	از ده تانود	عشرات
۳	از صد تانه صد	مات
۴	از هزار تانه هزار	الوف
۵	از ده هزار تانه ده هزار	عشرات الوف
۶	از یک تانه یک	لکوک
۷	از ده لک تانه ده لک	عشرات لکوک
۸	از یک در تانه یک در	کرور
۹	از ده کرور تانه ده کرور	عشرات کرور
۱۰	از ارب تانه ارب	ارب
۱۱	از ده ارب تانه ده ارب	عشرات ارب
۱۲	از یک کرب تانه یک کرب	کرب
۱۳	از ده کرب تانه ده کرب	عشرات کرب
۱۴	از نیل تانه نیل	نیل
۱۵	از ده نیل تانه ده نیل	عشرات نیل
۱۶	از پدم تانه پدم	پدم
۱۷	از ده پدم تانه ده پدم	عشرات پدم
یک	رو	چهار
دو	هشت	هشت
سه	ده	ده
چهار	دوازده	پانزده
پنج	پنجاه	سیست
شش	شصت	سیست
هفت	هفتاد	سیست
هشت	هشتاد	سیست
نُه	نود	سیست
ده	صد	سیست

ایک سو کو یک صد و سو کو دو صد تین سو کو صد کہتے ہیں اور دس سو کا ہزار ہوتا ہے اس اعتبار سے
 ایک ہزار دو ہزار سے ہزار اور گنتی میں پہلے ہزار پھر سیکڑے پھر عدد جو جدول میں ہیں
 لکھا پڑھا چاہیے جیسے یک ہزار و یک صد و سی و یک یعنی ایک ہزار ایک سو اکتیس
فصل عطف اور معطوف اور معطوف علیہ کے بیان میں

معطوف وہ کلمہ اور کلام ہے کہ حرف عطف کے بعد واقع ہو اور معطوف علیہ وہ کلمہ اور کلام کہ
 کہ حرف عطف سے قبل واقع ہو کلمے کا عطف کلمے پر ہوتا ہے اور کلام کا کلام پر عطف کے معنی
 پھیرنا معطوف کا سبب حرف عطف کے معطوف علیہ کی طرف یعنی معطوف کو معطوف علیہ
 حال کا شریک کے نا اور حرف عطف کا واو ہے جس کا ترجمہ اور جیسے آمد زید و بکر آمد فعل زید اس کا
 واو عطف کا بکر بھی سبب عطف کے فاعل ہوا آہ کا فعل ساتھ فاعل کے ملنے جملہ تفسیہ ہوا یہ
 کلمے کا کلمے پر ہوا اور کلام کا عطف کلام پر اس مثال میں ہے آنکہ ذاتش کریم است و لطفش عظیم
 خداوند است آنکہ موصول ذاتش کریم جملہ اسمیہ صلہ موصول کا اور واو عطف کا لطفش عظیم
 بھی جملہ اسمیہ سبب عطف کے صلہ ہوا موصول کا موصول ساتھ صلون کے ملنے مبتدا ہوا خداوند
 اس کی خبر مبتدا ساتھ خبر کے ملنے جملہ اسمیہ ہوا ترکیب میں جو حال معطوف علیہ کا ہوتا ہے وہی
 معطوف کا ہوتا ہے اور لفظ ہم اور نیز اور یا اور نون نفی بھی حرف عطف کے ہیں جیسے
 آمد زید عمرو نیز بکر ہم اور جیسے آمد زید یا عمرو اور جیسے آمد زید نہ عمرو اور جیسے دریا کے نیام نہ زید نہ عمرو

باب سوم معانی حروف مفروہ و مرکبہ و معنی بعض کلمات کے بیان میں
فصل معانی حروف مفروہ میں

الف وہ ہے کہ ہمیشہ ساکن ہو اور اس کے پڑھنے میں آواز کو پیش نہ آئے اگر متحرک ہو
 یا اس کے پڑھنے میں آواز کو پیش ہو تو وہ ہمزہ ہے کہ اصل میں اضربہ تھا الف سبب
 بدل ہو کے ہمزہ ہو گیا اور ہمزہ کو عرف میں الف بھی کہتے ہیں اور الف کوئی معنی کے
 واسطے آتا ہے اس جدول سے دریافت کرو

مثال

الف معنی موقع

۱	برای ندا	آخر اسما	خدا یا پادشاه یا همین امر خدا ای پادشاه
۲	برای دعا	در مضارع قبل از آن	گنادرینا و بوار بختفنا و سکا با و نخی انکی ساته میکه مکناسه
۳	بمعنی فاعل	آخر صیغه امر حاضر مرفوع	فانا اینا شکلیبا به بمعنی داننده بیننده شکبندره
۴	بمعنی عطف	در دو کلمه مرادف	نگاپو یعنی نگ پو نگا و یعنی نگک دو بمعنی دور و دور و دور
	ایضاً	در دو کلمه غیر مرادف	رستنا خیر بمعنی رست و خیر یعنی جفا اوراد و ثنا
۵	برای کثرت	در آخر صفت	خوشا بمعنی بسیار خوش و بد بمعنی بسیار بد
۶	زائد	آخر ماضی مطلق	گفتا بمعنی گفت و رفتا بمعنی رفت
	ایضاً	آخر صیغه دعا	با و بمعنی باد و شودا بمعنی شود
شماره	"	آخر اسما	شعبه در نزد منا طالبا با پی جیفند زنیوی در کت یعنی
	"	اول اسما	اسکندر یک اسکندر فتح اسکندر بضم یعنی اسکندر که شکست
	"	اول بعضی مرفوع	ابرا و را با اورا بے بمعنی هم او را با اورا بے که بمعنی نسبت
۷	برای درازی آواز	آخر اسما	در داورینا و اطو ثا و احسرا
۸	برای پیوستگی	در دو کلمه مکرر	دوشادوش ابابا بمعنی دوشین میوسته دوش لب پیر لب

شماره اس الف ک حرات باهد کی صیغه این

ب

۱	برای اتصال	اول اسما	آشنای ب تو چه در دوست و یعنی آشنای ساقه تیر به
۲	بمعنی در	ایضاً	انتم پاسبی تو که بخش خطای من بمعنی در پاسبی تو
۳	بمعنی مع	"	بیا که دل بچوب لذتی هم خوشتر است بمعنی بچوب لذتی
۴	بمعنی بر	"	جانم بلب رسید و جانان خبر کشید بمعنی بر لب رسید
۵	بمعنی برای	"	بطواف کعبه رنجه حکم بر هم نهادند بمعنی برای طواف
۶	بمعنی از	"	جمال دو دیدن نمی شود آخر بمعنی از دیدن نهی شود آخر

مثال

معنی مرقع

ت		
۱	برای خطاب حاضر	آخر ظہر عسیرہ
<p>کبھی سہ آف ایہ ہوتی ہے جیسے بارت بردم اور ہر دست با لہنی بردم پار تو معنی نول واقع ہوتی ہے جیسے دادست زر اور زرتہ داوم یعنی داوم زر ترا اگر آخر گلے کے ہاں مخالف تہ پر زیادہ کرو جیسے انذات اگر العتبا یا او ہو یا می تحتانی زیادہ کرو جیسے عنایت اور ہر دست اور کبھی با می تحتانی نہیں زیادہ کرتے ہیں ع ہوسم بات میں موت ہے داوم عدولہ اسکے آخر زیادہ کر کے تو بڑھتے ہیں تو مثال بھی اور شبستہ ابھی اور خیر بھی اور مصناف ابھی ہوتا ہے جیسے آمدی تو تو کجائی زید توئی غلام تو</p>		
۲	بہمنی جزو	آخر اسم
۳	زانہ	ایضا
ج		
۱	برای سبب	سر جملہ
۲	برای استفہام	الکثر سے جملہ
۳	برای تعظیم	سر کلمہ
۴	برای تفسیر	ر
۵	بمعنی چیز	متصل سے جملہ
۶	بمعنی ہرچیز	سر کلمہ و کلام
د		
<p>علاست مضامین کی اولیہ غائب کی اور ضعیف غائب کی ہے آخر گلے کے آتی ہے اور ما قبل مضارع ہوتا ہے ہر ناسی میں مال مضارع دکان جو میں برین ہے اگر ما قبل کے حرف جمع ساکن ہو تو مال اگر ما قبل اسکے حرف علت ساکن ہو یا حرف جمع متحرک ہو تو مال جو ہے</p>		

اس کے معنی میں ہر چیز اور ہر جگہ

معنی موقع مثال

۱	ضمیر غائب	کبھی مفعول ہوتا ہے جیسے داہنوش نعام و نعمتش و آدم ما قبل اسکا مفعول ہوتا ہے مگر کاف بیانی ما قبل اسکے ہوتا ہے سو پڑھو جیسے اگر ہے والے لگنے کے بعد ہوتا ہے جمع کے ہر مفعول زیادہ کر دینا کا شائبہ کبھی مضاف الیہ ہوتا ہے جیسے غلامش اگر مضاف و مضاف الیہ کے آؤ الف یا واو ہوتا ہے بعد الف کے باوا کے یا بی تخمائی مفعول ہوتا ہے کہ شریح ملا کے پڑھتے ہیں جیسے خویش بولیش مضافین جہاں شریح کبھی یا بی تخمائی مفعول نہیں بھی لگتے ہیں پڑھتے ہیں خوش خوش مضافین
۲	بمعنی حاصل مصدر	جیسے کوشش کوشش بمعنی کوشیدن کوشیدن یا کوشین مصدری کا ہے
۳	زائد	خودشش آؤ یعنی خود آمد
ک		
۱	برای علت و سبب	بروردت آدم کہ لطف کنی بر یعنی بروردت آدم ہر سبب کہ لطف کنی
۲	برای بیان	دل کہ در بردارم و آدم ترا دل سبب است و کاف بیانیہ سبب جملہ بیان
	بر جملہ مفعولہ	گفتم کہ گئے پچنین از باغ یعنی گفتم انیکہ گئے پچنین از باغ
	بعد موصول جملہ	ای آئکہ ہلک خویش یا سیندہ تونی ہر آن موصول و کاف لہ
	بعد موصول مخدوف	ای کہ بردی دلم گیارفتی یعنی ای آئکہ بردی دلم گیارفتی
۳	برای مفاعلت ہونا ناگاہ و ناگاہ	بودیم بچہ کہ سپاہ عدو رسید یعنی ناگاہ و ناگاہ
۴	برای عطف	ای سہا پچنے و کہ بائد کہ خرنگ جان جنرل بر برد یعنی پچنے و خرنگ جان جنرل
۵	برای ربط	دل کہ طوار و فنا بومن محزون را پارہ کر دندہ ناستہ بتان مفعول و طوار و فنا بود جملہ مترضہ با کاف بیانیہ
۶	برای استفہام بمعنی کدام ہوتا ہے	اگر جملہ سیدہ ہوتا ہے تو کاف استفہام کا خبر پڑتا ہے جیسے ابن کسیت ابن کسیتا کاف استفہام کا خبر ہست علامت جملہ سیدہ کی اگر جملہ فعلیہ ہوتا ہے تو مفعول جیسے کہ آؤ یا مفعول ہو گا جیسے کہ آؤی کلہ زدی مفعول یا مفعول کاف

کوشش

کوشش

مثال

معنی موقع

<p>برای استقام بمعنی کلام ہوتا ہے</p>	<p>ایک جڑ جملے کا ہوتا ہے</p>	<p>استقام کہیا ہے پوچھنا ایک بات کا وہ ترین جو ایک استقام قرار دیا ہو کہ جسے قرار دیا ہے جو جیسے بیت و دوش درہم تو آزرده و ناشاد کہ ہو من نبودم ہوں ناوک پیدا کر ہوں نہ ترجمہ کل ات تیری مجلس میں آزرده او نشا کون تھا میں تھا ناشاد ظلم کا کون تھا اس کلام سے قرار معلوم ہوا کہ شاعر کو تیری تیری مجلس میں آزرده اور ناشاد او نشا ظلم کا میں تھا وہ سے استقام انکاری کلام سے انکار معلوم ہو جیسے بیت کہ گیا یہ کہ جو م سرفست بقتل عاشق مسکین کہ نسبت تہمہ ترجمہ کون کتابا ہو کہ سفر کے قصد یہ کہ باہمی واسطے مار ڈالنے عاشق مسکین کے باز ہی اس کلام سے انکار نکلا کہ سفر کے قصد یہ کہ نہیں باز ہی تیرے استقام استخاری وہ ایک بات کا پوچھنا نہ قرار ہو نہ انکار جیسے شعر لارضا من ہر اسروردان کیستی ہر سنگد لا سنگد آفت جان کیستی یعنی پوچھتا ہے شاعر امی لارنج ای سمن ہر سروردان یعنی معشوق کسا ہو تو ای سنگدل ای سنگد آفت جان کسا ہو تو</p>
<p>بمعنی بلکہ</p>	<p>درمیان دو جملے</p>	<p>اس کاف کے باعث پہلے جملے سے دوسرا جملہ ترقی رکھتا ہے جیسے بیت نہ من بران گل عارض سخن سراہم و بس ہر کہ عن لبیب تو از ہر طرف ہزارا نندہ فقط میں ہی اوس گل خسار پر غزلخوان نہیں ہوں بلکہ بلبل تیرے یعنی عاشق تیرے ہر طرف سے ہزاروں ہیں دوسرے مصرع کی ترقی ظاہر ہو</p>
<p>بمعنی از بجای از</p>	<p>بر اسام بجای از</p>	<p>ترک احسان خواجہ اولی تریہ کا احتمال جنفا می بوا بان ، یعنی از احتمال جنفا می بوا بان یعنی در بانان ۔</p>
<p>برای تصغیر وزائد نیز</p>	<p>آخر اسم</p>	<p>ما قبل اس کاف کا مفتوح ہوتا ہے جیسے بطا اور بطک طفل اور طفلک مرد اور مردک سپر اور سپرک و چون زلو و زلوک</p>

معنی موقع مثال

۱۰	معنی ہرکہ	بر سر کلہ از کلمات جملہ	دگر کشور آباد بیند بخواب کہ دارد دل اہل کشور خراب یعنی ہر کہہ دل اہل کشور خراب دارد کشور آباد نہ بیند
۱۱	برای تائید ہنہ کاف علت	در میان و کلام	محبت کی رو دگر استخوانم تو تیا گردہ کہ از ساییدن صندل کجا نقصان شود بورا بہ محبت کب جاوے اگر چه استخوان سرمہ ہو جاوین کس واسطے کہ صندل کے گھسنے سے ہو کا نقصان نہیں ہوتا اس کاف سے پہلی بات کی تائید ہوتی
۱۲	برای تشبیہ معنی چنانکہ	در بیان و کلام	چنان میخورد زنگی خام را کہ زنگی خورد مغز با دام را کہ ترجمہ ایسا لکھتا ہوں سکندر کے زنگی کو جیسے زنگی کھاؤ مغز با دام دوسرے مصرع میں تشبیہ ہو پہلے مصرع کی
۱۳	زائد	در بیان و کلام	مولانا روم فرماید کہ چہ چینین بناید و گہ خداین جز کہ حیرانی نباشد کار دین یعنی جز حیرانی نباشد کار دین
۱۴	برای ترویج معنی یا	در بیان و کلام	جیسے زید آمد کہ عمر یعنی زید آمد یا عمر و

م

۱	ضمیر متصل مکمل	آخر کلمہ	ترکیب میں کبھی فاعل ہوتا ہے جیسے کردم کیا میں آدم آیا میں اور کبھی مفعول ہوتا ہے جیسے چہ فرمایم کیا فرماتا ہے تو مجھ کو اور کبھی مضاف الیہ ہوتا ہے یا بعد مضاف کے جیسے غلام غلام میرا یا قبل مضاف کے جیسے قول سعدی شیرازی تو لاسے مردان آن پاک بوم بہر ایگنختم خاطر از شام و روم بہر ایگنختم آخر کا یہ مضاف الیہ ہے خاطر کا یعنی خاطر از شام و روم بہر ایگنختم کبھی ہم بعد فعل کے پیوستہ فعل سے اور مضاف اور مضاف فعل کے ہوتا ہے بیت بتان وفاد شمن و بے مروت
---	----------------	----------	---

			ازین زندگی دل برداشتندم یعنی علم ازین زندگی برداشتند کبھی اس معنی کو حذف بھی کرتے ہیں جیسے بیت گفتم کہ گل کی پیغم از باغ بہ گل دیدم دست شد ہوئی یعنی دست شدم ہوئے
۲	بمعنی خود	آخر کلمہ	باطلفظ تو ان بابراں از درم نہ دارم پھر آستانت سرم نہ یعنی خود
۳	برای نئی	اول سینہ مضارع	جیسے کن سیم آیا کن ہو یا یہ سیم ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے ۲
		اول سینہ مضارع	جیسے رساد مر ساد با و ساد و کنا و کنا و
۴	برای تعیین عدد	آخر عدد	جیسے یکم دوم سوم یہ سیم ساکن ہوتا ہے اور قابل اول و کنا ضمیر
ن			
۱	برای نفی	برای نفي و متقیل و حال	نکرہ نکند نخواہد کہ و نمیکند یہ نون ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے
۲	برای نئی	بر امر غائب	باید کہ نکند باید کہ نکرہ شود یہ نون بھی ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے
۳	برای استفہام	اول کلمہ	استفہام اقراری بیت غلامی شکستش سر و پاشی وہ کہ ہا گفتہ کہ اینجا پاشی یعنی گفتہ استفہام استخاری جیسے کسی پوچھو ابن طعم منجوری یعنی منجوری یا منجوری یہ نون ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے اگر نون کو علویہ کہیں تو چاہیے ہی مخفی آخر کو زیادہ کہیں جیسے نہ اور کبھی ہی مخفی بایں سخانی سے بدل ہوتی ہے اور نون کا کہیں جیسے فی اور کبھی فی کو مکر بھی لاتے ہیں کہ اور کلام سابق کی نفی مراد ہوتی ہے جیسے زید درخانہ است فی فی سفر رفتہ
۴	برای مصدر	آخر کلمہ بعد تالی فوقانی یا دال	جیسے رفتن اور آمدن یہ نون ساکن ہوتا ہے
۵	برای نسبت	آخر اسم	جیسے زمین منسوب بریم اور چوٹن منسوب بوٹن یعنی حلقہ یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ نون مخفف آن کا ہے کہ وہ سب نسبت ہے
۶	راوند	آخر کلمہ	جیسے پادش پادش زبیا زبیاں تسو تسون جو خون ۲ نون من نون نہیں ہوتے

معنی موقع مثال

معنی ہا

۱	برای نسبت	آخر اسما	دنمانہ منسوب بر نزان و ستہ منسوب بر ست اسپرطح سے یکساں منسوب یکساں یکساں منسوب بیکساں اسپرطح سے یک روزہ و یک شبہ
۲	بمعنی است	آخر ضمی مطلق	جیسے آمدہ بمعنی آمدہ است رفتہ بمعنی رفتہ است
۳	برای انظار فقہ	آخر کلمہ	جیسے جامہ خامہ بندہ شگوفہ
۴	زائد	ایضا	ریح پال ریحا لہ پیروا چا رخنیا رخنیا رہ گلگونہ

یای تختانی معروف

۱	برای خطاب واحد حاضر	آخر فعل	جیسے کر دی کیا تو نے آمدی آیا تو
۲	برای نسبت	آخر اسما	جیسے باد بہاری یعنی باد منسوب بہ بہار و اسپ عربی و جز ہندی
۳	برای منی صدر	آخر اسم فاعل واسم مفعول لفظی و کلموی	جیسے بخشندگی و افسردگی یعنی بخشندہ شدن و افسردہ شدن غریب نوازی و زر ریزی یعنی نواختن غریب و رختن زر
۴	برای لیاقت	آخر مصدر فارسی	جیسے کشتی یعنی قابل کشتن و نواختنی یعنی قابل نواختن
۵	برای فاعلیت	آخر اسم	جیسے گشتی بمعنی گشت کنندہ و کسی بمعنی کسب کنندہ اگر یای فاعلیت یای نسبت گویند مگر اذ شد گشتی منسوب بگشت کسی منسوب بکسب

یای مجہول

۱	برای تنکیر یعنی نگاہ کردن	آخر اسم	جیسے آخر کسے کے بمعنی کس غیر معین آؤز کرہ غیر معین کو کہتے ہیں چنانچہ مقدمے میں اسکا بیان ہو چکا ہی
۲	برای تشبہ بمعنی	ایضا	جیسے بزرگے و غریزے فرمود یعنی ایک بزرگ و یک عزیز
۳	برای تفعیل	"	جیسے فلان مردیست یعنی مرد بزرگست
۴	برای اقرار	آخر ضمی	جیسے کر دے میکر دے و ہیکر دے کر تا وہ اسپرطح سے گفتے کہتا وہ *

۵۰ برای تعریف
یعنی معرکہ کردن
آخر اسم
بیت سعدی حسودی کہ یک جو خیانت ندید بہ بکارش نیاید
چو گنم طہیدہ رسو ذکرہ تعایای موصول اور صلے سے معرکہ ہو گیا
اور جیسے مراد سے کہ داشتہ حاصل شدہ یعنی مراد معین

فائدہ آٹھ حرف مخصوص عربی کے ہیں فارسی میں نہیں آتے وہ یہ ہیں ش ح ص ض ط ظ ع ق
لفظ شصت اصل میں شست تھا اور لفظ صد میں کو صا سے بدلآ اور چار حرف مخصوص فارسی ہیں عربی میں
نہیں آتے وہ یہ ہیں پ چ گ ش اگر لاتے ہیں عربی میں تو پ کو ف سے چ کو ک سے گ کو جیم تازی بدل کے لاتے ہیں

فصل در ذکر تبدل حرف مفرد بحرف دیگر

بعض حرف کو بدلتے ہیں اور کو تبدیل نہ کہتے ہیں اور بعض حرف بدلتے ہیں اور کو تبدیل کہتے ہیں اور بعض حرف کو بدلتے ہیں اور کو تبدیل کہتے ہیں

مبدل	بدل	مثال	معنی	مثال	معنی
الف	دال مطلقہ	باین	بدرین	بان	معدون
	بای تھانی	اکدش	یکدش	یرمغان	بیرمغان
	فا	زبان	زفان	زبانہ	زفانہ
بای موصوفہ	واو	خواب	خواو	آب بزرگ	آودزرگ
	میم	غزب	غزیم		
	فا	سپید	سفید	پارسی	فارسی
بای موصوفہ	پزودہ	پزودہ	بزدوہ	تام شہر	
تای فو خان	دال	دشاس	دشاس	بت	چکی
	طاسی مطلقہ	ستبر	سطلبر	توتیا	طوطیا
تای مشتاقہ	کیمرت	کیمرت	کیمورث	ننگ	ننگ

مبتدیان بدل مثال معنی مثال معنی

نامی شمشاد	نامی فرفاری	صلبیت	هینک	کثیرا	کثیرا	نامی از گوند
چشم زری	زای تازی	رجه	رزده	ریسان حکم درینجا	چوبه	چوبه
زای تازی	کج	کوش	معروف	لجن	لرزان	کوه ساه تاج
شیرین بزم	کاف	کاش	ذرت هندوستانی	کنگاج	کنگاش	مشهور است
کاشانه تازی	آخشج	آخشیک	عنصره			
نامی فرفاری	تاراج	تارات	لوت			
چشم فارسی	شیرین بزم	لحجه	لحشه	شعله آتش	کاجی	کماشی فرفاری
زای تازی	پاچنگ	پازنگ	دیوچه و پاپوش			
ساده جمله	پیرین	صعین	نام ملک	چندل	صندل	چشم بیرون
خانم بزم	انجیر	انجیر	نام پیمان پند	خاک	هک	معروف
شیرین بزم	سج	سج	چیزه شایسته	تاغ	تاغ	نام درخت
تافتل	چتاق	چتاق	آتش زن			
دال جمله	دال	دال	تیر	کدضا	گنجد	ساجب خانه
دال جمله	آرد	آرد	آتش			
دال جمله	استاد	استاد	آخوند	بنید	بنید	شراب
زای تازی	لام	روخ	لوح	خیمه پند نام	خیار	خیال گزینی
زای تازی	پرشک	پوشک	طیب حکیم			
چشم تازی	پوشش	پوشش	مذر	آوز	آوز	ایرانا کین
خلین بزم	گرنه	گرنه	گرنه	آسیر	آسیر	از آسیرن
سین بزم	ایاز	ایاس	نام علامت خود	آنکر	آنکر	کج غیبنا
سین بزم	آماس	آماه	ورم	خروس	خروس	مرغا

در کتب لغت و معانی و در کتب لغت و معانی

مبدل بدل مثال معنی مثال معنی

صدا و جمله	شست شست	سالمه	سد	صد	سو
بیم نازی	زروس خروچ	مرغا			
بیم نازی	دیواس دیواج	نام سیه ترش فزه			
ستین بجه	یاپوس یاپوش	جوتا	فرشته	فرشته	معروف
سین جمله	شار	سار مار بزرگ	شارک	سارک	مینا
بیم فارسی	پاشان	پاجان	پاشنده		
بیم نازی	کاش	کاج	بسن کلنگه دخت سنه		
صدا و جمله	سین جمله	سماخ	پرده گوش	قفص	قفص پنجا
غین معجمه	کاف فارسی	لغام	معروف	غلیواز	گلبوان چیل
قاف	قاف در ترکی	چنان	روغی شادین اسپ	ایاغ	ایان پیاله
کاف نازی	تریاق	تریاق	نام دوا	ترقیان	ترکیان پختنا
کاف فارسی	خانقاه	خانگاه	عبادخانه		
غین معجمه	قالیچه	قالیچه	نوعی از فرش معروف	قلندر	قلندر در ویش
قاف	وام	وام	رنگ	فرنج	فرنج در کتب
کات و نازی	خامی معجمه	شاماگ	شاماخ	سینه بند شاماگ	سینه بند زان
غین معجمه	برکاله	پر خاله	پاره هر چیز	گزه گاه	غزه گاه ساراگامی
کاف فارسی	غین معجمه	گلوله	غلیله	گلبواز	غلیبوان چیل
بیم	لگام	لجام	معروف	گیلان	جیلان ناه شمر
دال جمله	اوزنگ	اوزنگ	تخت	آونگ	آوند اگنی
لام	رامی جمله	زو	زرو	برکاله	پرکاره پاره هر چیز
بیم	نون	بیم	کبین	بام	بان معروف

معنی معروف

مبادل مثال معنی مثال معنی

نون	لام	نیلوفر	لیلو فر	چندل	چندل	چوب معروف
واو	بای سروده	نوشته	نہشتہ	معروف		
	بہای ناری	وام	بام	رنگ		
	فا	یاوہ	یافذ	گم شدہ و بہیودہ		
با	حالی حطی	ہیز	حیز	نامرد		
	جیم	ماہ	ماج	معروف	ناگاہ	ناگاج یکایک
	بہترین رنگ	خانہ	خانہ من	معروف	خانہ	خانہ تو معروف
	باف کجی نسبتی معروف	خانہ	خانکک	معروف	دیوانہ دیوانگان	دیوانگی معروف
یا	ہیومہ بانی و اگر نری	یوسف	جوسف	نام پیغمبر	یونس	جونس نام پیغمبر

پوشیدہ نرس ہے کہ جس جس مقام میں استادوں نے ان حرفوں کو بدلا ہوا نہیں قرار دیا ہے
بدلتا درست ہے اس قیاس پر ہر ایک جگہ بدلتا درست نہیں

فصل معانی حروف مرکبہ میں کہ اس جدول میں مرقوم ہیں

حروف	معنی	مثال	حروف	معنی	مثال
ا	از	برای ابتدائی	۳	از	از برای خدا از بہرین
		از صبح حاضر یعنی			از پی تو یعنی برای خدا
۲		زمان			و بہرین و ہی تو
		برای ابتدائی			نال در کسبہ دارم
		مکان			نظر در کتاباں نظر
۳		بہترین یعنی	۴		ہر دو نظر و اندک
		گرفتم از در ہا یعنی گرفتم			و کتاب ہر دو
		بعض در اہم از بعض			نظر اند
		مضافہ از ہر مضاف			
		دو حکم اسم			
		دو نون مفعول ہیں			

حروف معنی مثال حروف معنی مثال

۲	ناآمد بر افعال	در افکنند و در ساز	۳	بمعنی مادام	تا جمان باشد تو باشی
۳	بعد اسمیکه			جب تک	
	بر روی بای	بدریا و در معنی بیدیا	۳	بمعنی سبب پر	بیا تا ترا خدمت کنم
	موصوفه باشد				
۱	بر	بمعنی بالا	۵	هرگز	یعنی زینهار نشنوی
۲	زائد بر افعال	بر انداخت و بر افکن	۱	چون	برای شرط
۳	ناآمد بعد اسمیکه		۲	برای اهتمام	چون چه پند می خدای خدا از سبب کبریا
	بر روی موصوفه	بپس بر و یعنی بر پسر	۳	برای تشبیه	رویت چون ماه
۱	نشان مفعول	زودم زید را زید مفعول را	۱	برای شرط	چو باز آمدی ما بجا آورده نوشتی
	نشان مفعول		۲	برای تشبیه	چو گلگون بخند و چو مین گوئی
۲	نشان	زید را غلام یعنی غلام زید	۱	برای نفی اسمیکه	لی عقل و بی خرد
	مضاف الیه	زید مضاف الیه نشان مضاف الیه	۱	برای تشبیه	صفت باشد
	نشان	خدا را جنشای یعنی برای خدا	۱	تا	تا ناقص و تا فراموش
۳	بمعنی برای	و چرا یعنی برای چه	۱	تا	تا ناقص و تا فراموش
۳	گاهی بمعنی از	غضارا یعنی از غضا	۱	تا	تا ناقص و تا فراموش
۱	با	برای معیت	۱	هرگز	برای تاکید
	یعنی همراهی	آدم با زید یعنی همراه زید			
۱	تا	برای ابت	۱	از دور	برای شرط
		نمیشد آمد عقل رفت			
		یعنی از ابتدای آمد عشق			
۲	برای انتقال	از صبح تا شام	۱	مگر	برای استثناء
		یعنی از صبح تا شام			

چون نورماہ آسمان کے مانند نور چاند کے	چون نورماہ کے مانند نور چاند کے	چون ماہ کے مانند چاند کے	کے	چون نور چاند کے
جزیرہ و جزیرہ کے	جزیرہ و جزیرہ کے	جزیرہ و جزیرہ کے	کے	جزیرہ و جزیرہ کے
دوستانہ دوست کے	دوستانہ دوست کے	دوستانہ دوست کے	کے	دوستانہ دوست کے
بر تخت شاہ ہند کے	بر تخت شاہ کے	بر تخت کے	کے	بر تخت شاہ ہند کے
باغلام برادر زید کے	باغلام برادر زید کے	باغلام برادر زید کے	کے	باغلام برادر زید کے
بے یاد پروردگار عالم کے	بے یاد پروردگار کے	بے یاد پروردگار کے	کے	بے یاد پروردگار عالم کے
فصل معانی بعض کلمات کے بیان میں				
گفت و گوید و گو	یعنی	ب گفت و گوید و گو	کلماتی برائے نیت کلام آری در ممتی ظل تبارند	
منت خدا	یعنی	مر لای منت مر خدا		
ساخت	یعنی	در فلک در ساخت		
جمید	یعنی	بر لای جمید		
رفت	یعنی	فران فلان رفت		
خواند	یعنی	فرو فلان خواند		

وا	واگزارند	یعنی	گزارند
خود	من خود چه کنم	یعنی	من چه کنم
اهمی	هے رفتی	یعنی	رفتی
ار	گفتار دیدار	یعنی	گفت و دید
ین	نخستین	یعنی	نخست و کمتر
ان	رخان چنان از غبار خط چه زبان	یعنی	بخ خوب تر از غبار خط چه زبان
مند	ستند	یعنی	خداوندست و خداوند آرزو
گار	شکار	یعنی	خداوند شکار و خداوند گناه
ور	ناجور و نورد و نرجور و نردور	یعنی	خداوند نایب و خداوند نه و خداوند نایب و خداوند
گر	شیشه گر	یعنی	سازنده شیشه و سازنده کاسه
ان	خندان	یعنی	خنده کننده و گریه کننده
ار	خریدار	یعنی	خرید کننده و فروخت کننده
لاخ	شکلاخ و یولاخ و رودلاخ	یعنی	بسیار سنگ بسیار دیو بسیار رود
وس	حور دس بدال مملد دسین مملد	یعنی	مانند حور
دیس	حور دسین مال مملد و یایی ممول	یعنی	مانند حور
وان	پوان	یعنی	مانند پیل یعنی میند و کسیت کی
ون	پیلون	یعنی	مانند استر
وند	پولادوند	یعنی	مانند پولاد
آوند	خویشاوند	یعنی	مانند خویشان
سینش	شیرش شاه فش ماه فلش	یعنی	مانند شیر مانند شاه
آسا	شیرسام و آسارستم آسا	یعنی	مانند شیر مانند مرو

کلماتی مضاد

کلماتی قایم

کلمه بسیاری

کلماتی مانند آینه است که در کلمات و مضاد و معنی آن را در این کتاب

مورد مشاهده چون بجز بزرگان و زبان گریان

کلمات عربی	اک	نفاک مفاک تپاک	یعنی	منسوب یعنی بر منسوب یعنی تو منسوب
	ان	ایران توران	یعنی	منسوب بر ایران منسوب توران پسران فریدون
	انه	سالانه ماهانه روزانه	یعنی	منسوب سال منسوب ماه منسوب روز
	ن	رئین جوشن	یعنی	منسوب بریم منسوب جوشن یعنی حلقه
	ویه	راهویه سیمویه	یعنی	منسوب بر راه منسوب سیمویه
کلمات معنی رنگ	وام	سبزوام زردوام	یعنی	سبزرنگ زردرنگ
	فام	سرخ فام سفید فام	یعنی	سرخ رنگ سفید رنگ
	بام	سبز بام سرخ بام	یعنی	سبزرنگ سرخ رنگ
	گون	زرد گون گلگون	یعنی	زرد رنگ گل رنگ یعنی سرخ
	گون	گلگون سیمون	یعنی	رنگ گل رنگ سیم
	جرده	سیاه جرده مختص لفظ سیاه	یعنی	سیاه رنگ
	جرته	سیاه جرتنه مختص لفظ سیاه	یعنی	سیاه رنگ
کلمات مصدری	بخشندگی	بخشیدن و کسب کردن		بخشیدن و کسب کردن
	شتمندگی	شتمندگی	یعنی	و کام بخشیدن باری آخر بخشند و شتمندگی
کلمات ترکیبی	گام بخش	گام بخش		بکان فارسی بدل شده
	گفتار رفتار	گفتار رفتار	یعنی	گفتن رفتن
کلمات ترکیبی	آمزش بخشش	آمزش بخشش	یعنی	آمزدین بخشیدن
	قلمدان نمکدان	قلمدان نمکدان	یعنی	جای قلم دشمن جای نمک دشمن
کلمات ترکیبی	آوند درهل آوند	آوند درهل آوند	یعنی	جای آب دشمن
	خوب دویدم	خوب دویدم	یعنی	بخت دوژامین
	نیک نگرستم	نیک نگرستم	یعنی	غور کر کے دیکھا مینے

بہت ڈھونڈنا مینے	یعنی	بسیار جست	بسیار	کھانا کی چیزیں جو کھانے کے لیے تیار کی جاتی ہیں۔
سب پار گئے	یعنی	ہمہ یاران فرستند	ہمہ	
سب سپاہ جمع آئی	یعنی	جلاسپاہ فراہم آوے	جملہ	
بہت بگڑالے اور بہت غور و لگے	یعنی	بہت متکبران و سبغی و راورا	بسا	
دیکھے مینے کہ آخر خاک ہوئے	یعنی	دیکھو کہ آخر خاک شدند	بے	
مان ایسا ہی ہو	یعنی	آرے ہچینا نست	آرے	
مان ایسا ہی سنا ہے مینے	یعنی	بلے ہچین شنیہ ام	سے	
حاضر ہوں میں کیا فرماتے ہو	یعنی	لبیک چرمیفر ماید	لبیک	

خانمہ چند فوائد قواعد ضروری کے بیان میں

فائدہ بیان امالہ آما کہ کیا ہی الف کی جگہ یا می مچول پڑھنا جیسے حساب اور حسیت کا اب کو
اعتماد اتمید اور جیسے باتا تا بتے تے علی ذہا القیاس فائدہ جس کلمے کے اوپر الف ہے
اوس کلمے پر ہا می و وحدہ زائد یا خون نفی یا سیم نہی آوے وہ الف یا می تحتانی سے بدل ہوتا ہے جیسے
افندہ بیگندہ نیگندہ افکن بیگن بیگن کبھی اس یا می تحتانی کو حذف بھی کرتے ہیں جیسے فککن سفکن
فائدہ دو کلمے جو آپس میں ترکیب پاویں پہلے کلمے کے آخر کا حرف اور دوسرے کلمے کا پہلا حرف
ایک صنف سے ہو پہلے کلمے کے آخر کے حرف کو حذف کرتے ہیں نیم من کو نیم اور سپید دیو کو سپید یو
اور گرد ہن کو گرد ہن کہتے ہیں یا کبھی پہلے حرف کو دوسرے حرف میں ادغام کرتے ہیں جیسے شپر کہ
اصل میں شب پر تھا فائدہ حرف مشدہ فارسی میں اصلانہ میں آیا لفظ فرخ اور خرم شادا اور
نادر ہن فائدہ وہ تالی فوقانی کہ عربی میں ہا کی صورت گرد لکھتے ہیں جو جب رسم خط
فارسی کے دراز لکھنا چاہتے جیسے نعمت رحمت سخاوت شجاعت اور جہان کمین التباس چینی کا
گرد لکھتے ہیں جیسے صلوة اور زکوٰۃ میں فائدہ عربی میں لفظ انشاء اللہ تعالیٰ کا ان جدا

اور شاہ جہاں لکھتے ہیں فارسی میں ملا کے لکھنا چاہیے فارسی کے الفاظ ان کے الفاظ کو ایک کلمہ جاتے ہیں
 قائمہ نون اور بای موصدہ جو کسی کلمے میں باہم متصل ہوں اور نون کو ہمیشہ شد سے یا سیم
 مخفف سے بدلنا درست ہے جیسے شنب اور شنب و نبل اور دل سنب اور سم فائدہ لفظ او اور لفظ و
 واسطے انسان کے مقرر ہے جب ان لفظوں پر لفظ بر یا لفظ در آوے تو طرف غیر انسان کے بھی راجع کرنا
 اسکا درست ہے اور یہ نظم میں بیشتر ہو فائدہ بای موصدہ زائد اور نون اگر کسی کلمے میں جمع ہوں یا
 کو نون کے اوپر مقدم کیا جاسیے کیونکہ حرف زائد در میان میں لانا خوب نہیں جیسے بنشکافہ اور بنانہ
 فائدہ جیسے عربی میں دو کلمے باہم آتے ہیں علیحدہ ہوں تو بمعنی ہیں جیسے حسن بسن یعنی حیران اسکا
 فارسی میں بھی ہیں جیسے تار و مار جسکو تال مال کہتے ہیں یعنی پریشان لیکن عربی میں بغیر عطف کے نہیں
 اور فارسی میں ساتھ و او عطف کے فائدہ نون جو حرف مدہ کے بعد واقع ہو غنہ پڑھا جیسے فارسی
 اس نون کا ظاہر ٹرہنا درست نہیں مگر جب کہ او سپر کسزہ اضافی یا توصیفی آئے حروف مدہ الف ہو
 اور وہ واو کہ جب کا قبل مضموم ہو اور وہ بای تختانی کہ جب کا قبل کسور ہو جیسے جان اور جنون اور
 میں مثال اصناف کی جان جن خون تو ہیں حتی فائدہ صیندہ ماضی اور صیندہ امر یعنی مصدر بھی آتے ہیں
 مصدر ع گفت عالم گوش جان بشعوبہ یعنی گفتن عالم اور جیسے مصدر ع سوز دل پروانہ گس از بند
 یعنی سوزن دل پروانہ گفت صیندہ ماضی ہی بمعنی مصدر اور سوز امر ہی بمعنی مصدر فائدہ صیندہ امر کا
 جو کسی اسم سے مرکب ہو کے بعد اس اسم کے واقع ہو تو وہ امر اکثر معنی اسم فاعل کے پیدا کرتا ہے
 اور ترکیب میں صفات ہوتا ہے اور اس اسم کا اور وہ اسم اسکا مضاف الیہ ہوتا ہے جیسے غریب پرور
 اور بندہ نواز پرور اور نواز صیغ امر کے ہیں بمعنی اسم فاعل یعنی پروردہ غریب و نوازنا ہندہ
 اور کہنی ہ امر معنی اسم مفعول کے پیدا کرتا ہے جیسے دست پرور یعنی پروردہ دست اور جیسے خد بخش
 یعنی بخشیدہ خدا ہندوستان نامی یعنی زادہ ہندوستان فائدہ کبھی ماضی کسی اسم سے مرکب ہو کے
 معنی اسم مفعول کے بنتا ہے جیسے خانہ زاد یعنی زادہ خانہ اور جیسے دل نواز یعنی نوازہ دل نواز
 دو حرف قریباً المتخرج جو جمع ہوں پہلے حرف کو دوسرے سے بدل کے دو نون کو آپس میں

اور غام کرتے ہیں جیسے بدتر بسترتش دید تائی فوقانی کبھی پہلے حرف کو حذف کرتے ہیں
 بغیر تشدید تائی فوقانی اور جیسے زوتر کہ اصل میں زودتر تھا اور جیسے آوند کہ اصل میں آب ورتھا
 اور جیسے فرودتر کہ اصل میں فرودتر تھا اور یگان کہ اصل میں یکگان تھا مانتد و دوگان سگان
 کے ایک کے آخر سے کاف تازی حذف کیا فائدہ عربی میں جو بعض کلمات کے آخر الف
 معدومہ ہے یعنی ووالف جسکے بعد ہمزہ ہے جیسے علماء فضلاء فارسی میں ہمزہ نہ لکھا جاتا ہے
 لیکن افعال میں ہمزہ کی جگہ یای تختانی لکھیں جیسے علمای عصر فضلائی دہر فائدہ لفظ کس
 انسان کے واسطے مقرر ہے اور واسطے غیر انسان کے لفظ چیز اور چہ جیسے بیت سعدی
 مرحوم کی بیت بناید بستن اندر چیز کو کس لہجہ کہ دل برداشتن کارسیت شکل فائدہ جس
 کلمے کے آخر الف یا ہا یا یای تختانی ہو اور یای تختانی نسبت کی اس کے آخر لگاؤں تو اس الف
 کو اور ہا کو اور یای تختانی کو اور اسے بدلین جیسے مصطفیٰ مصطفوی انبالہ انبالوی ملی
 دہلوی فائدہ بعض کلمات میں واسطے تخفیف کے اختصار کرتے ہیں جیسے نوزختہ منوز
 کا اور کوز مختصری کوزن کا اور بغداد مختصر باغ داد کا کہ نوشیروان نے وہاں واسطے حکمہ داد کے
 ایک باغ بنایا تھا اٹھویں روز وہاں بیٹھ کر داد دیا کرتا تھا فائدہ بعض معدوم لازم اور تعدی
 دونوں میں سے جو متن جلاجلانا افز متن روشن ہونا روشن کرنا آمو متن سیکھنا سکھانا چنن
 پکنا چکانا شکتن ٹوٹنا توڑنا فائدہ جس کلمے کے سرے پر ہمزہ ہو یعنی الف متحرک ہو وہ
 الف دوج کلام میں ساقط بھی ہوتا ہے یعنی پڑھنے میں نہیں آتا اور اس کی حرکت ماقبل کو دیتی
 ہیں مگر اکثر وہ لکھنے میں آتا ہے اور بعض الفاظ میں لکھنے میں بھی نہیں آتا جیسے صرع
 اوست اقرب من ازد و درم حیث چہ از کے الف کی حرکت ماقبل کو دیتی پڑھنے سے ساقط
 کیا اور لکھنے میں رکھا اور اس کے الف کا ضمہ انکی ز سے کو دیا اور اس الف کو پڑھنے اور لکھنے
 سے دونوں سے ساقط کیا از اسے زود پڑ گیا فائدہ بعض کلمات کہ آخر اس کے الف ہی بند
 الف کے یای تختانی کا لکھنا پڑھنا بھی درست ہے جیسے خدا خدای پاپا پاپا سنجی کشتا بختا سنجی
 ہمزہ بختا سنجی

التماس اس سے لغت کنوچکار کی یہ ہے کہ ہر ایک بان کی صرف اور نحو کے قواعد پیشا میں
سب کا بیان کرنا اشکال اور لکھنے اور پڑھنے والے کو ملال چند قاعدے سے ضروری اس مختصر میں
کیے جو انکو ضبط کر لیا جاتی قاعدے سے لو کر کتابوں میں اپنا لکھا گیا ہے زیادہ طول نہیں یا اس نظر تک لیا

نظم

حسد اگر سے کہ یہ ہو صد فیوض الام
جهان میں من رہوں مجھے یاد کار سے
ملا طبع نہو ایسے نہ طول د یا
جهان کہیں کہ خطا ہوا سے گریں اصلاح
گرین بغا تہ ممتاز بھیکو با اخلاص

ہزار شکر ہوا بصد فیوض تمام
یہ میں سے جمع کیا ہے کہ پادار سے ہے
جو فارسی میں ضروری تھا سو بیان کیا
مجھے کرم سے بزرگون کے ہی امید فلاح
وگر نہ عیب کو ڈھا پن ہر سے بر رحمت خالص

پڑھیں جو فاتحہ شائق یہ وہ بھی پائیں ادا
بحق احمد رسول و آلہ الامجاد

خاتمہ لطیف المعتمد والمنہ کہ کتاب نافع خاص نام صدر فیوض نام در صرف نحو
فارسی التصنیفات شاہ نذیر الدین حسن شائق قرشی ہاشمی اذخلہ اللہ الکریم جنات النعیم
کہ از میں قبول خاطر طلب اکثر شائقین اولی الاباب کیاب گردیدہ بود در مطبع نظامی
واقع شہر کانپور باہتمام محمد عبد الرحمن بن حاجی محمد روشن خان وتر بیت یافتہ
خدمت برادر معظّم محمد مصطفی خان غزوہ اہل شعبان المعظم ۱۲۹۴ ہجری بار سوم مطبوع گردیدہ

وجہ ختم بر خاتمہ

برای سند این معنی کہ این کتاب مطبوع مطبع نظامی ست جہرود مستخط ہتم اقروہ شد



محمد روشن خان غزوہ اہل شعبان المعظم ۱۲۹۴ ہجری

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کہہ سکتے ہیں کہ مستعار
لی گئی تھی، مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یوہیدیرا نہ لیا جائے گا۔
